جملہ حقوق محفوظ

پھول باغ

حصہ اوّل

یعنی

اخبار پھول کی چیدہ چیدہ نظموں کا مجموعہ

مرتبہ

سید امتیاز علی صاحب تاج

۱۹۳۶ء

دار الاشاعت پنجاب لاہور

بار چہارم

قیمت

Taj Tahir Foundation

جملہ حقوق محفوظ

پھول باغ

حصّہ اوّل

یعنی

اخبار پھول کی چیدہ چیدہ نظموں کا مجموعہ

مُرتّبہ

سیّد امتیاز علی صاحب تاج

سنہ ۱۹۳۶ء

دارالاشاعت پنجاب لاہور

Taj Tahir Foundation

امرت الیکٹرک پریس ریلوے روڈ لاہور میں باہتمام پنڈت دھرم چند بھارگو بی۔ ایس سی چھپا۔
پبلشر سیّد حمید علی۔ دارالاشاعت پنجاب ۱۷ ریلوے روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

Taj Tahir Foundation

فہرست

نمبر شمار	نام نظم	نام شاعر	صفحہ
۱	کہانی	محترمہ محمدی بیگم مرحومہ	۷
۲	نصیحت	״	۸
۳	صُبح	״	۸
۴	چوہے دان	سید وجاہت حسین مرحوم	۹
۵	ہمدردی	״	۹
۶	باز اور کبوتر	״	۱۰
۷	مکڑی اور مکھی	״	۱۱
۸	بچے کی دُعا	״	۱۲
۹	اچھا بیٹا	״	۱۳
۱۰	نصیحت کے شعر	سیدہ	۱۳
۱۱	مکڑی اور مکھی	سید وجاہت حسین مرحوم	۱۴
۱۲	محنت	سید وجاہت حسین مرحوم	۱۶
۱۳	مینہ کی پہلی بوند	״	۱۷
۱۴	ایک شکاری اور بلبل	״	۱۹
۱۵	ایک طوطے کی فریاد پنجرے میں	״	۲۰
۱۶	گایوں کا جلسہ	״	۲۱
۱۷	چیونٹی	״	۲۳
۱۸	لکڑی کا گھوڑا	״	۲۴
۱۹	پھُول کی بہار	״	۲۴
۲۰	بیے کا گھونسلا	״	۲۵
۲۱	گلدستہ	محترمہ محمدی بیگم مرحومہ	۲۶

Taj Tahir Foundation

نمبر شمار	نام نظم	نام شاعر	صفحہ
۲۲	گھڑی	سید وجاہت حسین مرحوم	۲۷
۲۳	صبح کا سماں	〃 〃 〃 〃 〃	۲۸
۲۴	ماں کی محبت	محترمہ محمدی بیگم مرحومہ	۲۹
۲۵	ہر کام وقت پر	صغیر فاطمہ	۲۹
۲۶	چائے دانی	محترمہ محمدی بیگم مرحومہ	۳۰
۲۷	ایک گڑیا کی نصیحت	اقبال بیگم	۳۰
۲۸	معصوم پھول	ارشد تھانوی	۳۱
۲۹	بکری اور بھیڑیا	سید وجاہت حسین مرحوم	۳۲
۳۰	کچھ کام کر	〃 〃 〃 〃	۳۳
۳۱	ایک پھول کا چھوٹا باغ	ارشد تھانوی	۳۳
۳۲	پپیہے کی آواز	بنت احمد فرید آبادی	۳۴
۳۳	ماں بھلا کر ترا بھلا ہو گا	سید وجاہت حسین مرحوم	۳۶
۳۴	گائے	〃 〃 〃 〃	۳۷
۳۵	نصیحت	〃 〃 〃 〃	۳۸
۳۶	کوشش کئے جاؤ	〃 〃	۳۹
۳۷	جاڑے کی رات	سید وجاہت حسین مرحوم	۴۰
۳۸	چائے	〃 〃 〃 〃 〃	۴۱
۳۹	عید کا دن	〃 〃 〃 〃 〃	۴۲
۴۰	ہماری بلّی	〃 〃 〃 〃	۴۳
۴۱	ہمارا ٹیپو	〃 〃 〃 〃	۴۳
۴۲	علم حاصل کرو	〃 〃 〃 〃 〃	۴۴
۴۳	الّو	〃 〃 〃 〃	۴۵
۴۴	کُتّا اور شیر	〃 〃 〃 〃 〃	۴۶
۴۵	لڑکے اور میاں جی	〃 〃 〃 〃	۴۷
۴۶	ایک حبشی اور آئینہ	〃 〃 〃 〃	۴۸
۴۷	جانوروں کا ناچ	〃 〃 〃 〃 〃	۴۸
۴۸	نہ بھولے سے بھی نام لو ہار کا	〃 〃 〃 〃	۴۹
۴۹	ماں کا شکریہ	اشک بلند شہری	۵۱
۵۰	دریا کی دھوم	سید وجاہت حسین مرحوم	۵۲

Taj Tahir Foundation

نمبر شمار	نام نظم	نام شاعر	صفحہ
۵۱	موٹر کار . . .	سید وجاہت حسین مرحوم	۵۲
۵۲	سنبھل کے چل .	″ ″ ″ ″	۵۳
۵۳	مینہ کی دُعا . .	″ ″ ″ ″	۵۴
۵۴	آم	″ ″ ″ ″	۵۴
۵۵	پھل جھڑیاں .	″ ″ ″ ″	۵۶
۵۶	نیک ہو نیکی پھیلاؤ	مولوی حالی . .	۵۷
۵۷	چوری کا مال . .	سید وجاہت حسین مرحوم	۵۸
۵۸	امتحان پاس کرو	″ ″ ″ ″	۵۹
۵۹	عید پیچھے ٹر . .	″ ″ ″ ″	۶۰
۶۰	اخلاقی غزل . .	حامد حسن قادری	۶۱
۶۱	گاڑی کے پہیے .	″ ″	۶۱
۶۲	بڑوں کا کہا مانو .	ارشد تھانوی .	۶۲
۶۳	بچّوں کو نصیحت .	حامد حسن . . .	۶۳
۶۴	شفیقہ کی گڑیا .	عزیز الحق . .	۶۳
۶۵	نصیحت . . .	حامد حسن . . .	۶۵
۶۶	ایک چوہا اور شیر .	سید عمر . . .	۶۵
۶۷	جنگلی پھول . . .	افسر بیگم . . .	۶۷
۶۸	بھڑوں کا جلسہ	زندہ . . .	۶۸
۶۹	لومڑی اور انگور	سید احمد . .	۶۹
۷۰	سچ اور جھوٹ .	عبدالرشید . .	۷۰
۷۱	نیم کا درخت .	"ن" بنت احمد .	۷۰
۷۲	ماں باپ . .	حامد حسن قادری	۷۱
۷۳	ہم کو خُدا نے بنایا	جگندر سنگھ .	۷۲
۷۴	بچپن کا زمانہ .	محمد علی منظور . .	۷۳
۷۵	چھوٹی سیدہ .	ذکیہ بانو بیگم . .	۷۳
۷۶	اِتّفاق . . .	سید عبدالسلام	۷۶
۷۷	نصیحت . . .	بچّوں کا شاعر	۷۷
۷۸	آپ ہی کی جوتیوں کا صدقہ ہے	جیالال ورما	۷۸
۷۹	ساون کی گھٹا	بچّوں کا شاعر	۷۹
۸۰	کوّا اور کوئل .	سید خورشید علی کلیم	۸۰
۸۱	ٹڈی اور چیونٹی	ارشد تھانوی	۸۱
۸۲	ایک گھوڑا اور سایہ	بچّوں کا شاعر	۸۲

نمبر شمار	نام نظم	نام شاعر	صفحہ
۸۳	بچہ سوچتا ہے ۔	سوہن لعل ۔ ۔	۸۲
۸۴	کسی کی شکل پر مت ہنسو	ارشد تھانوی	۸۴
۸۵	زہرہ کی مینا ۔ ۔	سید امتیاز علی تاج	۸۵
۸۶	ہمارے مور ۔ ۔	بنت حفیظ اللہ	۸۶
۸۷	بچو خدا کی یاد ہمیشہ کیا کرو	واحد یار خاں بی اے	۸۷
۸۸	موتی ایک پالی ہوئی بلی	" " " "	۸۸
۸۹	چڑیا اور آئینہ	صغرا خانم ۔ ۔	۸۹
۹۰	چھوٹا تارا ۔ ۔	سالک ۔ ۔ ۔	۹۰
۹۱	پیاری چڑیا ۔ ۔	"تہذیب نسواں" سے	۹۱
۹۲	کام اور وقت ۔	سالک ۔ ۔ ۔	۹۲
۹۳	بری صحبت ۔ ۔	عبدالمجید طالب علم	۹۳
۹۴	خدا کی قدرت ۔	مولوی حامد حسن	۹۵
۹۵	رات کے چمکتے تارے	ذکیہ بانو ۔ ۔	۹۶
۹۶	بلی اور پرندہ ۔	سالک ۔ ۔ ۔	۹۷
۹۷	ماں کی ممتا ۔	ایم۔ڈی ہیڈ ماسٹر	۹۹
۹۸	ریل کے فائدے	دیوی داس سونی	۱۰۰
۹۹	اچھی لڑکیاں	مرسلہ قمر الحسن	۱۰۲
۱۰۰	جگنی ۔ ۔ ۔	عزیز آرا ۔ ۔	۱۰۳
۱۰۱	میری پیاری ابیا	زہرہ خاتون	۱۰۴

Taj Tahir Foundation

کہانی

بھوکی اور پیٹ بھری بلّی کی

سُنو تاج پیارے کی تھی ایک بلّی
وہ بلّی اسے تھی بہت اچھی لگتی
اسے پیار کر کر کے کھانے کو دیتا
جو چیزیں تھیں اس کو بہت اچھی لگتی
کبھی اس کو دیتا تھا وہ دودھ روٹی
کبھی گوشت کی اس کو دیتا تھا بوٹی
پراٹھا پکا کر کھلاتا تھا اس کو
وہ کھاتی نہیں تھی کبھی روکھی روٹی
وہ پیتی تھی چاء اور کھاتی تھی بسکٹ
وہ کھا کھا کے مکھن ہوئی خوب موٹی
سُنو ایک دن تاج پیارے کے گھر میں
بچاری چلی آئی اِک بھوکی بلّی
اُسے تاج نے خوب حکمت سے پکڑا
بٹھایا اُسے باندھ کر ایک رسّی
پھر اپنی بھی بلّی پکڑ کر وہ لایا
وہ بلّی بھی لا کر وہاں پر بٹھادی
پھر اک ٹکڑا روٹی کا اس کو دیا جب
لگی کھانے بھوکی اُسے جلدی جلدی

Taj Tahir Foundation

مگر تاج کی بلّی مُنہ کو بنا کر — رہی چُپکی بیٹھی نہ روٹی وہ چھوٹی
لگی کہنے بھوکی سے ہے تو ندیدی — نہیں کیا کبھی روٹی آنکھوں سے دیکھی؟
جو اس طرح سے روکھی روٹی کو پا کر — ہے بھوکوں کی طرح اُسے آن جھپٹی
ابھی دودھ اور گوشت ملتا تجھے بھی — اگر تو نہ اس روکھی روٹی کو چھوتی
مجھے تو اگر کوئی ٹکڑا یہ دیتا — تو میں تو کبھی اس کو مُنہ نہ لگاتی
کہا بھوکی بلّی نے سچ ہے بُوا یہ — بھرے پیٹ والوں کی ہے چال کھوٹی
ملے گر نہ کھانے کو دو دن ہی تم کو — تو پھر آپ سے آپ کھاؤ یہ روکھی
ہمیں تو زیادہ ہے سو نعمتوں سے — جو مل جائے کھانے کو یہ روکھی سوکھی

نصیحت

ملے تم کو جو کچھ سُنو پیارے بچّو — اسے شُکر اللہ کا کر کے کھاؤ
نہ بھوکے رہو اچھی چیزوں کی خاطر — نہ ڈھونڈو کبھی قورمہ اور پلاؤ
جو مل جائے کھا لو اسی کو خوشی سے — نہ تم لالچی اپنے دل کو بناؤ

صُبح

صُبح ہو گئی ہے اُٹھو اب تو بھائی — لگی دینے اب روشنی بھی دکھائی
صُبح سے ہیں سب جانور گیت گاتے — ذرا دیکھو کیسی خوشی ہیں مناتے

Taj Tahir Foundation

جو ہیں سُست لڑکے وہ سوتے رہیں گے
پھر اُٹھ کر بہت دیر روتے رہیں گے
چلو ہم تو اب اپنے بستر سے اُٹھ کر
خدا سے دُعا مانگیں مُنہ ہاتھ دھو کر
خوشی سے ہم اُٹھیں گے اور خوش رہیں گے
چلو باغ کی سَیر مِل کر کریں گے

چوہے دان

اِک جگہ رہتے تھے چوہا چوہیا
رنگ کالا۔ جس طرح اُلٹا توا
رکھتے تھے آپس میں وہ اچھّا سلوک
ساتھ کھانا کھاتے۔ جب لگتی تھی بھوک
بِل میں ہو جاتے تھے دونوں گُم کبھی
پھر ہلاتے پھرنے لگتے دُم کبھی
ایک دن ان دونوں نے سونگھا پنیر
دل سے بھایا اور پسند آیا پنیر
پھر لگے کہنے کہ دستر خوان پر
آج کھانا خوب ہو گا تر بہ تر
آ کے اس لالچ میں بھاگے زور سے
وہ بڑھے جاتے تھے آگے زور سے
کیا کہوں پہنچے کہاں وہ بھاگ کر
پھر نہ وہ آئے نہ ان کی کچھ خبر

ہمدردی

صُبح کو اک چھوٹی بچّی گھر سے پُہنچی کھیت پر
دیکھی اک چڑیا جو بیٹھی تھی پھلائے اپنے پر
اچھّی لڑکی نے اُسے دیکھا تو یوں دل میں کہا
کیسی سردی لگ رہی ہو گی اسے میرے خدا

میرے جیسا ایک بھی کپڑا نہیں ہے اس کے پاس
پائجامہ واسکٹ کرتا نہیں ہے اس کے پاس

چھوٹی بچی کو ادھر چڑیا کا تھا اتنا خیال
اور ادھر چڑیا کو بھی تھا چھوٹی بچی کا ملال

کہہ رہی تھی کیسی اچھی چھوٹی بچی ہے مگر
پاس اپنے میرے جیسے یہ نہیں رکھتی ہے پر

اس کے پر ہوتے تو یہ بھی ان سے رہتی خوب گرم
یوں نہ سردی سے اکڑتے ہاتھ پاؤں نرم نرم

کس قدر سردی اسے اس وقت ہوگی لگ رہی
گھر سے اُٹھ کر صبح کو باہر کہاں یہ آگئی

کڑھ رہے تھے دونو وہ اک دوسرے کے واسطے
دُھوپ جب نکلی تو دونو ہوگئے آرام سے

دانہ چگنے کے لئے پھر سے اُدھر چڑیا اڑی
اور ادھر وہ چھوٹی لڑکی کام میں اپنے لگی

باز اور کبوتر

چڑھا تھوڑا سا دن تو آسماں پر
نظر آنے لگے کتنے کبوتر

کوئی چینی ہے۔ کوئی ان میں نیلا
کسی کی دُم کے ہیں کالے سے کچھ پر

تڑاتڑ بازیاں لاتا ہے کوئی
تو رہ جاتا ہے کوئی پھٹ پھٹا کر

کوئی تیزی سے اُڑتا ہے کوئی سُست
لگاتا ہے کوئی چکّر پہ چکّر

اُٹھی ہے اَور اِک ٹکڑی وہ دیکھو
تماشے اب دکھائے گی پلٹ کر

سدھا رکھے ہیں خوب اس کے کبوتر
مزے سے اُڑ رہے ہیں مل ملا کر

نکل کر کوئی کرتا ہے جو بازی
تو ہو جاتا ہے پھر جھٹ پٹ برابر

وہ دیکھو آگیا اِک جانور بھی
کبوتر اس کے آنے سے گئے ڈر

ہوئے لو اب تو ٹکڑی کے بھی ٹکڑے
پریشاں ہو گئے سارے کبوتر

کبوتر پر گرا پر باندھ کر باز
ہوئے ہیں خوب دونو نیچے اُوپر

وہ دیکھو مل گئے آپس میں دونو
وہ دیکھو ہو گئی دونوں کی ٹکّر

وہ دیکھو باز نے پکڑا کبوتر
وہ دیکھو چل دیا پنجوں میں لے کر

چلو اب تم بھی اپنا کام دیکھو
نہیں یوں وقت کھونا تو بہتر

مکڑی اور مکّھی

ذرا دیکھو تو اک مکڑی نے چھت میں
عجب انداز سے تانا ہے جالا

پھنسی ہے اس میں آ کر ایک مکّھی
لو اب تم غور سے دیکھو تماشا

وہ مکڑی آ گئی مکّھی کے سر پر
کیا ٹانگوں سے بے چاری پہ حملا

نکلنا چاہتی ہے اس سے مکّھی
مگر ملتا نہیں ہے کوئی رستا

وہ کیسے کر رہی ہے دیکھو بھن بھن
دکھاتی ہے یہ مکڑی کو ڈراوا

نہ نکلی پر نہ نکلی رہ گئی بس
بہت کچھ زور مکّھی نے لگایا

چلا کر اپنی لمبی لمبی ٹانگیں
کیا مکڑی نے اس کا زور ڈھیلا

بس اب کھا جائے گی مکّھی کو مکڑی
بنا ڈالے گی اس کا اِک نوالا

چلو اپنا سبق چل کر پڑھیں اب
ہوا یہ ختم مکّھی کا تماشا

Taj Tahir Foundation

بچّے کی دُعا

الٰہی! یہ ہے جو مری زندگی
بنا دے اسے چھوٹی سی روشنی
چمکتی رہے چاند کی طرح سے
اور اس کی زمانے میں ہو چاندنی
جہاں جاؤں میں یہ مرے ساتھ ہو
الگ ہو نہ دَم بھر کو مجھ سے کبھی

الٰہی! مری یہ دُعا ہو قبول
بنے زندگی میری چھوٹا سا پھول
خوشی سے کھلے اپنی کیاری میں یہ
جو دیکھے اُسے بھی خوشی ہو حصول
وہ کیاری ذرا سی ہو کچھ غم نہیں
بہت سی جگہ بھی نہ گھیرے فضول

الٰہی! مری عمر یوں جائے بیت
کہ بن جائے وہ ایک چھوٹا سا گیت
پھر اس سے ہو غمگیں دلوں کو خوشی
خوشی کی ہو چاروں طرف بات چیت
رہوں میں بھی خوش گانے والے بھی خوش
غمی ہار جائے خوشی کی ہو جیت

الٰہی! یہ ہے تجھ سے میری دُعا
مری زندگی کو سہارا بنا
مدد پائیں پھر اُس سے کمزور سب
انہیں اس کا ہو جائے کچھ آسرا
کروں اپنے ہمسایوں کے کام سب
جو خدمت ہو ان کی وہ لاؤں بجا

Taj Tahir Foundation

الٰہی! بس اب تو یہی بات ہو
میری زندگی اک مناجات ہو
بھری ہو محبّت سے اور درد سے
ترا دھیان بس مجھ کو دن رات ہو

اچھّا بیٹا

اچھّے بیٹے کی کچھ نہ پوچھو بات
موج رہتی ہے اس کی بس دن رات
سب بڑے بوڑھے پیار کرتے ہیں
پیار سے سر پہ ہاتھ دھرتے ہیں
مانتا ہے ہر ایک کا کہنا
اس کی کیا بات اس کا کیا کہنا
اس میں شوخی ہے اور نہ کچھ دنگا
کھیل کوئی نہیں ہے بے ڈھنگا
واہ رے لڑکے خوب کام کیا
اچھّے بیٹوں میں تو نے نام کیا
سوچتے کیا ہو تم بھی اے بچّو
جھٹ اسی طرح اچھّے بن جاؤ
مان لو تم میری نصیحت یہ
چھوڑ دو شوخی اور شرارت یہ
پھر تمہیں بھی کہیں گے سب اچھّا
ہے بُرا کہلوانا کب اچھّا

نصیحت کے شعر

سُنو بچّو تم سو کے اُٹھنے کے ساتھ
کرو صاف دھو دھا کے مُنہ اور ہاتھ
کتاب اپنی بعد اس کے لے کے پڑھو
ہر اک لفظ پر غور دل سے کرو

سدا لکھنے پڑھنے میں محنت کرو — ہمیشہ جماعت میں اوّل رہو
بہن بھائی سے اپنے رکھو ملاپ — کہ یہ دیکھ کر خوش ہوں ماں اور باپ
کہ رہتے اکٹھّے ہوں آٹھوں پہر — جو گھر ہے تمہارا وہی اِن کا گھر
کہا تم جو مانو گے ماں باپ کا — تو خوش ہو کے وہ دیں گے تُم کو دُعا
ضرور ان کی ہوتی دُعا ہے قبول — دُعا کو کرو ان کے جلدی حصول
سدا ناخوشی سے تم اُن کی ڈرو — رکھو ان کو خوش اور تم خوش رہو
کسی سے نہ آپس میں جھگڑا کرو — ہمیشہ محبت سے تم کام لو
کسی کو نہ گالی دو بھولے سے بھی — کہ یہ ہے کمینوں کی عادت بُری
کمینوں کے لڑکوں سے نفرت کرو — جہاں تک ہو صحبت سے اُن کی بچو
نکالو نہ مُنہ سے کبھی جھوٹ بات — کہ جھوٹے کو کہتے ہیں سب واہیات
قسم کھانے کی بھی ہے عادت بُری — ہو جھوٹی کہ سچّی نہ کھاؤ کبھی
بڑے بوڑھوں میں تم جو جاؤ کہیں — جہاں وہ اجازت دیں بیٹھو وہیں
جو کچھ پوچھے کوئی۔ جواب اس کا دو — نہیں تو سنو سب کی۔ خود چُپ رہو
کرو گے جو حاصل ادب اور تمیز — تو بن جاؤ گے پھول جیسے عزیز

مکڑی اور مکھّی

کہا ایک مکڑی نے مکھّی سے اِک دن — کبھی آؤ مہمان تم میرے گھر بھی

Taj Tahir Foundation

کئی طرح کے میں کھلاؤں گی کھانے — مزے دار بھی ہوں گے وہ اور تر بھی
کرو شوق سے آ کے مُنہ اپنا میٹھا — مرے گھر ہے چینی بھی۔ گُڑ بھی۔ شکر بھی
جُھلاؤں گی میں تم کو جالے میں جھولا — نہیں اس میں کچھ گرنے پڑنے کا ڈر بھی
کروں گی غرض خوب خاطر تمہاری — بچھاؤں گی قدموں میں آنکھیں بھی سر بھی
میری آرزو ہو کسی دن تو پوری — چلی آؤ اک روز بس اِدھر بھی

کہا سُن کے مکّھی نے میں جانتی ہوں — تمہاری دغا اور فریب و ہنر بھی
یہ جالا نہیں۔ جال ہے پھانسنے کا — نہیں گویا مجھ کو ہے اتنی خبر بھی
عداوت سے خالی نہیں ہے یہ دعوت — ہے مہمان ہونے میں خوف و خطر بھی
یہ رہنے ہی دو مہربانی تم اپنی — ڈراتی ہے مجھ کو تمہاری نظر بھی
بڑی بے وقوفی ہے آفت میں پھنسنا — وہ اُلّو ہے۔ سمجھے نہ جو دیکھ کر بھی
نہ آؤں گی میں تو کبھی گھر تمہارے — کرو تم مری خاطریں کس قدر بھی

کیا دل میں افسوس مکڑی نے اس کا — کہ مکّھی نہ آئی ذرا راہ پر بھی
کوئی اَور بات اب بتاؤں میں ایسی — کہ ہو جائے مکّھی پہ اس کا اثر بھی
خوشامد کی ترکیب مکڑی کو سوجھی — لگی کہنے بیگم ذرا تو ٹھہر بھی
یہ مانا کہ تیرا سنہرا بدن ہے — بہت خوب ہیں اس میں چاندی کے پر بھی
مگر پھر بھی اچھّی نہیں ایسی شیخی — کہ ہو جائے گا خاک سب مال و زر بھی

Taj Tahir Foundation

غریبوں سے اچھی نہیں ایسی نفرت
کرو آکے روشن مرا گھر بھی در بھی

خوشامد سے خوش ہو کے بولی وہ مکھی
کہ شیخی کروں گی نہ میں عمر بھر بھی
بہن مکڑی گر تم سمجھتی ہو ایسا
تو آجاؤں گی میں ابھی دوڑ کر بھی
یہ کہہ کر گر ی اڑ کے جالے پہ مکھی
پھنسی اسکی گردن بھی ٹانگیں بھی سر بھی
پڑی بچو کیا جانے کیا اس پہ آفت
نہ پھر واں سے آئی کچھ اس کی خبر بھی
پھنسایا خوشامد نے مکھی کو آخر
پڑا پردہ کم بخت کی عقل پر بھی
خوشامد بُری ہے خوشامد بُری ہے
کہ کھا جاتے ہیں دھوکا اس سے بشر بھی
جو انسان ہے چاہیئے عقل اس کو
کہ کھانا تو ہیں جانتے جانور بھی

محنت

پڑھائی پر کرو تم خوب محنت
کریں گے پھر تو سب تم سے محبّت
کہیں گے ماسٹر بھی تم کو شاباش
جو گھر جاؤ گے۔ ہو گی واں بھی عزّت
جو تم نے امتحاں بھی کر لئے پاس
تو بس پھر عمر بھر کو ہے فراغت
اگر محنت سے تم نے جی چُرایا
تو سر پہ آپڑے گی اِک مصیبت
خفا ہو جائیں گے ماں باپ تم سے
نہ گھر کُنبے میں ہو گی کچھ بھی عزّت
کہیں گے۔ ہے بڑا بد شوق لڑکا
کریں گے ملنے والوں سے شکایت

رہو بس تم ہمیشہ چست و چالاک
نہ پھٹکے پاس بھی سستی کی عادت

یہ کوشش کا زمانہ ہے۔ سمجھ لو
کرو تم خوب محنت۔ خوب ہمّت

کرو لکھ پڑھ کے اپنا نام روشن
کہ روشن باپ دادا کی ہو عزّت

پڑھو تم جی لگا کر پیارے بچّو
نہ رکھو کھیل میں ہر وقت نیّت

بُرے بچّوں کی صحبت سے بچو تم
نہیں ہے اس سے بڑھ کر کوئی آفت

بنو گے نیک۔ تم نیکوں سے مل کر
بُروں سے مل کے سیکھو گے شرارت

بھلے کی بات کہتا ہوں تمہارے
یہ سُن لو مان لو میری نصیحت

مینہ کی پہلی بوند

بہت دن کی یہ بات ہے ایک سال
نہ برسا جو مینہ۔ تو پڑا خوب کال

لگاتار گرمی جو پڑتی رہی
زمیں تانبے کی طرح تپتی رہی

تپا دھوپ سے بے طرح کُل جہاں
ہوئیں سوکھ کر زرد سب کھیتیاں

ترستے تھے بارش کو سب آدمی
نظر سب کی تھی آسماں پر لگی

نہ چارہ ملا ڈنگروں کو نہ گھاس
خدا کی تھی ساری خُدائی اُداس

گیا اک کِسان ایک دن کھیت پر
اُسے سوکھی کھیتی جب آئی نظر

تو اُوپر لگا دیکھنے وہ کسان
دکھائی دی چھوٹی سی بدلی وہاں

لگا کہنے دل میں کہ میرے خدا
برس جائے بڑھ کر یہ بدلی ذرا

Taj Tahir Foundation

نیا رنگ دکھلائے قدرت تری
ہری اس سے ہو جائے کھیتی مری

پریشان حال اس کا دیکھا یہ جب
ترس آیا اک بوند کے دل میں تب

کہا اَور بوندوں سے اپنا یہ بھید
کہ ہے کھیت والے کی ہم پہ اُمید

بس اب رحم بے چارے پر تم کرو
برس جاؤ سب مل کے جلدی چلو

کرو اس کی کھیتی میں پیدا اناج
برس جاؤ دل کھول کر اس پہ آج

اگر یہ تمہارا ارادہ نہیں
بساط اپنی گو کچھ زیادہ نہیں

مگر کچھ نہ کچھ کام کر جاؤں گی
جہاں میں بڑا نام کر جاؤں گی

یہ کہتے ہی بدلی سے نکلی وہ بُوند
پڑی ناک پر اُس کساں کی وہ بُوند

کساں اس کے پڑنے سے چونکا بڑا
خوشی کا نہ اس کی ٹھکانا رہا

لگا کہنے یارب بھلی بات ہو
یہ بدلی برس جائے۔ برسات ہو

پڑی بُوند آ کے مری ناک پر
یہ رحمت کی تیری ہے لائی خبر

جب اُن اور بوندوں نے دیکھا یہ حال
تو فوراً ہی ان کا بھی بدلا خیال

کہا یہ اُنہوں نے کہ اے ساتھیو
بس اب تم بھی اس بوند کا ساتھ دو

کرو ساری کھیتی کو پانی سے تر
ہرا ہی ہرا سب کو آئے نظر

زمیں پر وہ بُوندیں اُترنے لگیں
بھلائی کا یہ کام کرنے لگیں

پڑا دیر تک پھر لگا تار مینھ
برستا رہا موسلا دھار مینھ

جہاں دیکھو واں بس تری ہو گئی
جو تھی خشک کھیتی ہری ہو گئی

بس اک بُوند کی سب یہ کوشش ہوئی
کہ یوں کھُل کے دنیا میں بارش ہوئی

Taj Tahir Foundation

جو تم ننھے مُنّے ہو تو کیا ہوا — بس اے بچّو ہمّت نہ ہارو ذرا
ہے چھوٹوں کی چھوٹی بھی ہمّت بڑی — کہ آسان ہو اس سے مشکل کڑی
یہ سچ ہے۔ جو کرتا ہے ہمّت ذرا — مددگار ہوتا ہے اس کا خُدا

ایک شکاری اور بُلبُل

شکاری نے کوئی بُلبُل پکڑ کر — بہت مضبوط پر باندھے جکڑ کر
تو بُلبُل نے شکاری سے یہ پوچھا — بتا مجھ کو پکڑ کر کیا کرے گا؟
مجھے بیچا تو دو پیسے ملیں گے — بھلا وہ تجھ کو کب تک کام دیں گے
اگر پنجرے میں تُو نے مجھ کو پالا — تو اس سے ہو گا تجھ کو فائدہ کیا
سُناتی ہوں تجھے اک کام کی بات — کہ جس سے مال بھی آئے ترے ہاتھ
رکھا ہے میں نے اک ہیرا چھُپا کر — اُسے لے جائے گا کوئی اڑا کر
اگر تو چھوڑ دے اس وقت مجھ کو — تو وہ ہیرا بتا دوں گی میں تجھ کو
بہت سے دام کو بک جائے گا وہ — بہت دن تک ترے کام آئے گا وہ
اسے بازار میں بیچے گا جا کر — تو بھر جائے گا دولت سے ترا گھر
شکاری نے سُنی یہ بات جس دم — تو ہو کر اپنے دل میں شاد و خرّم
جبھی جلدی سے پر بُلبُل کے کھولے — اور اس نے دونو بازو اپنے تولے
اُڑی اک بارگی پھر تو وہ پھُر سے — گئی کیا خوب پھندے سے نکل کے

Taj Tahir Foundation

وہ جاتی ہے۔ وہ پہنچی۔ لو گئی وہ / نظر سے اب تو غائب ہو گئی وہ
کیا بُلبُل نے دیکھو کیا بہانا / شکاری نے بھی سچّا اس کو جانا
کبھی لالچ کا تم دھوکہ نہ کھانا / کہ ہے شرمندگی انجام اس کا

ایک طوطے کی فریاد پنجرے میں

ہائے تقدیر کہ میں آ کے پھنسا پنجرے میں / اب نہیں خاک بھی جینے کا مزا پنجرے میں
چھُٹ گئے قید میں مجھ سے میری بیوی بچّے / کوئی ساتھی ہے نہ غم خوار مرا پنجرے میں
گھر کی دیواریں بھی افسوس ہیں اُونچی اُونچی / کبھی آتی نہیں جنگل کی ہوا پنجرے میں
تازے تازے ہیں کہاں آج وہ پھل باغوں کے / ملتی ہے سوکھی سڑی ہم کو غذا پنجرے میں
کوئی امرود نہیں۔ آم نہیں۔ بیر نہیں / کبھی کیلا بھی نہ کھانے کو ملا پنجرے میں
ہائے اس شاخ سے اس شاخ پہ اُڑ کر جانا / یاد آتا ہے وہ اُڑنے کا مزا پنجرے میں
تیلیوں سے مرا سر پھوٹتا ہے وائے نصیب / چوٹ لگتی ہے جو اُڑتا ہوں ذرا پنجرے میں
اب تو سب بھول گیا بیٹھ کے ٹیں ٹیں کرنا / چُپ پڑا رہتا ہوں میں بُت سا بنا پنجرے میں
کہتے ہیں چھوٹے بڑے گھر کے میاں مٹھو سب / واہ یہ خوب لقب مجھ کو ملا پنجرے میں
میں سمجھتا ہوں جو مطلب ہے میاں مٹھو کا / باولا جانتی ہے خلق خدا پنجرے میں
اسی حالت میں گزر جائیں گے باقی دن بھی / اک دن آ جائے گی بس میری قضا پنجرے میں
رحم کر رحم کر اللہ مرے حال پہ تو / مل چکی اب تو مجھے خوب سزا پنجرے میں

Taj Tahir Foundation

تیری قدرت ہے بڑی جلد چھُڑا دے مجھ کو
دم مرا جینے سے رہتا ہے خفا پنجرے میں

گایوں کا جلسہ

اک روز کسی گائے کے جی میں یہ سمایا
انسان نے ہم کو تو بُری طرح ستایا

لازم ہے کہ اک جلسہ کرے قوم ہماری
اور آ کے شریک اس میں ہو ہر اپنا پرایا

تجویز ہوں اس ظُلم سے بچنے کے طریقے
ہر روز کی سختی سے تو دم ناک میں آیا

کچھ اَور بھی گائیں جو وہاں پاس تھیں موجود
اس گائے نے ان سب کو بھی یہ بھید بتایا

بس ہو گئی پھر جلسے کی تاریخ مُقرّر
ان گایوں نے اس میں بڑی گایوں کو بُلایا

جب آ کے وہاں بیٹھ گئیں سیکڑوں گائیں
اک گائے کو اس جلسے کا سردار بنایا

اک گائے نے پھر اُٹھ کے کہا سنتی ہو بہنو!
انسان نے ہم کو تو بہت ناچ نچایا

اب بڑھ گئے ہیں ظلم و ستم حد سے زیادہ
کر ڈالا ہے ظالم نے ہزاروں کا صفایا

دانے کا تو کیا ذکر۔ نہیں گھاس بھی ملتی
بھوکے رہے فاقوں نے ہمیں خوب گھُلایا

اس طرح جو کمزور ہوئے ہم تو ستم ہے
ظالم نے قصائی سے ہمیں ذبح کرایا

موچی کے حوالے ہوئی پھر کھال ہماری
افسوس ہے اُس نے بھی تو جُوتا ہی بنایا

بس اس سے زیادہ بھی نہ ہو گی کوئی ذلت
افسوس ہے پہلے سے ہمیں دھیان نہ آیا

انسان نے کچھ قدر نہ کی۔ رنج ہے اس کا
گھی ہم نے کھلایا اُسے اور دودھ پلایا

بہتر ہے کہ اب چھوڑ دیں ہم اس سے تعلق
جنگل میں رہیں شہر میں کچھ چین نہ پایا

Taj Tahir Foundation

گھاس اور ہرے کھیت چریں اپنی خوشی سے | آزاد ہوں۔ کیوں جان کو یہ روگ لگایا

تقریر ہوئی ختم تو پھر اک نیلی سی گائے | جھنجھلا کے اُٹھی۔ اور اُسے غصّہ بہت آیا
کہنے لگی سُن اے مری پر جوش بہن سُن | انسان کا جو ظلم و ستم تو نے جتایا
انصاف سے دیکھو تو یہ ہے فرق سمجھ کا | احساس جو اس کا ہے۔ وہ کیوں دل سے بھلایا
وہ رات کو دیتا ہے ہمیں وقت پہ چارہ | سردی ہو تو کرتا ہے ہمارے لئے سایا
برسات میں مچھر بھی اُڑاتا ہے دھوئیں سے | اس نے ہمیں تکلیف سے اور دُکھ سے بچایا
ہر طرح سے کرتا ہے حفاظت یہ ہماری | کیا ہو گیا ہم نے جو اُسے دُودھ پلایا
جنگل میں یہ آرام یہ راحت نہیں ہرگز | توبہ کرو توبہ۔ یہ ہے کیا جی میں سمایا
جنگل میں تو ہیں شیر بھی چیتے بھی ہزاروں | کھا جائیں ہمیں پھاڑ کے۔ کر ڈالیں صفایا
سردی ہو تو جنگل میں نہیں کوٹھری کوئی | بارش ہو۔ تو چھپّر ہے کوئی چھت ہے، نہ سایا
انسان ہمارے لئے راحت کا سبب ہے | بس ہم نے اُسے سُن لیا۔ جو تم نے سُنایا
اچھّی نہیں ناشکر گزاری کی یہ باتیں | افسوس ہے جلسے میں یونہی وقت گنوایا
انسان نے کچھ ظلم بھی ہم پر کئے بے شک | لیکن نہ بچا اس سے کوئی اپنا پرایا
جو اپنے ہی ہم جنسوں کے ہو خون کا پیاسا | کیا شکوہ اگر ہم پہ اُسے رحم نہ آیا
اے بہنو مناسب ہے کہ تم صبر کرو اب | کہتے ہیں خدا کو بھی تو یہ صبر ہے بھایا
اس گائے کی تقریر سے چپ رہ گئیں گائیں | پھر سب نے کہا۔ ٹھیک ہے جو تم نے بتایا

Taj Tahir Foundation

چیونٹی

محنت سے جان کب یہ چُراتی ہے چیونٹی
ہر کام میں دل اپنا لگاتی ہے چیونٹی

کاہل وجود بن کے ذرا بیٹھتی نہیں
آتی ہے چیونٹی۔ کبھی جاتی ہے چیونٹی

کرنے کو بات چیت ٹھہرتی ہے راہ میں
آپس میں مُنہ کو مُنہ سے ملاتی ہے چیونٹی

چھوٹے سے جانور کی ہے ہمّت بہت بڑی
اپنے سے دُگنا بوجھ اُٹھاتی ہے چیونٹی

اک دانہ دانہ کرکے یہ لے جاتی ہے اناج
غلّے کا گھر میں ڈھیر لگاتی ہے چیونٹی

بھڑ۔ کن کھجورا سانپ اگر مرگیا کوئی
بھٹ میں اُسے بھی کھینچ ہی لاتی ہے چیونٹی

تو اتنا بوجھ کھینچتی رہتی ہے واہ وا!
تیرا جگر ہے یہ تری چھاتی ہے چیونٹی

رس والی اور مٹھائی کی چیزوں سے شوق ہے
کیسے مزے کی چاٹ اُڑاتی ہے چیونٹی

گُڑ ہو شکر ہو۔ کھانڈ ہو چینی ہو۔ راب ہو
سب کو مزے سے چکھتی ہے کھاتی ہے چیونٹی

چُپکے سے جب یہ کپڑوں میں چڑھ جاتی ہے کبھی
لوگوں کو خوب ناچ نچاتی ہے چیونٹی

کرتی ہے کاٹ کاٹ کے سارے بدن کو لال
بے چین سارے گھر میں پھراتی ہے چیونٹی

اور آپ بچ کے رہتی ہے سب سے الگ تھلگ
اپنا مکاں زمیں میں بناتی ہے چیونٹی

آتے ہیں اس کے جانے کے جس وقت دن قریب
پر اپنے بازوؤں میں لگاتی ہے چیونٹی

ہمت سے کام کرنا کوئی اس سے سیکھ لے
اچھا سبق ہر اک کو سکھاتی ہے چیونٹی

اے چھوٹے بچو! تم بھی یوں ہی محنتی بنو
دیکھو ہنسی تمھاری اُڑاتی ہے چیونٹی

Taj Tahir Foundation

لکڑی کا گھوڑا

بنایا ہے ہم نے یہ لکڑی کا گھوڑا — سڑا سٹر سڑا سٹر لگاتے ہیں کوڑا
یہ کرتا نہیں بھول کر بھی کبھی ہٹ — جدھر چاہا پھیرا۔ جدھر چاہا موڑا
یہ کھاتا نہیں ٹھوکریں راستے میں — بلا سے اگر ہو کوئی اینٹ روڑا
نہ یہ مارتا ہے دولتی کسی کے — کسی کا نہیں اس نے مُنہ ہاتھ توڑا
نہ اس نے کبھی مجھ کو اب تک گرایا — نہ بھاگا۔ نہ ہرگز مرا ساتھ چھوڑا
نہیں گھاس دانے کی بھی اس کو حاجت — ہوا کھا کے جیتا ہے میرا یہ گھوڑا
کمر اس کی لگتی نہیں بیٹھنے سے — نکلتا نہیں ہے کوئی پھنسی پھوڑا
میں چڑھتا ہوں روز اس پہ کپڑے بدل کر — نیا میرا گھوڑا۔ نیا میرا جوڑا
چلا چل میرے گھوڑے سیدھا چلا چل — بہت چل چکا۔ اب تو رستہ ہے تھوڑا

پھول کی بہار

آئی بہار۔ لائے نرالی بہار پھول — ہر شاخ پر کھلے ہیں چمن میں ہزار پھول
سُرخ و سفید زرد بدلتے ہیں وردیاں — ہر دم طرح طرح کے ہیں کرتے سنگار پھول
چمپا۔ گلاب۔ بیلے چنبیلی کی ہے بہار — چھائے ہوئے ہیں سارے چمن پر یہ چار پھول
کچھ ٹوٹ کر زمیں پہ گرے کچھ ہیں شاخ پر — پیدل ہیں کچھ چمن میں تو کچھ ہیں سوار پھول

Taj Tahir Foundation

جنگل کی بھی بہار سے کایا پلٹ گئی
نرمی میں اب تو سبزہ ہے مخمل۔ تو خار پھول

پھولوں کی سیر لطف دکھاتی ہے باغ میں
اپنے گلے میں ڈالے ہیں ہر اک نے ہار پھول

آمد ہے آج باغ میں اک تازہ پھول کی
کرتے ہیں اس کا شوق سے سب انتظار پھول

ہے سرو بھی جھکا ہوا تعظیم کے لئے
اور ہیں کھڑے ادب سے جمائے قطار پھول

پھولوں کی پنکھڑی پہ نہیں قطرے اوس کے
موتی یہ لے رہے ہیں [illegible]ت آبدار پھول

اخبار پھول پر کریں گے ہم انہیں نثار
گلزار میں ہیں آج۔ تو سب مالدار پھول

اے پھول بچو! تم بھی تو خوشیاں مناؤ آج
دیکھو خوشی سے جھومتے ہیں بار بار پھول

تم پھول ہو۔ تو پھول کی کچھ قدر چاہیئے
برساؤ سونے چاندی کے تم اس پہ ہار پھول

اخبار پھول وہ ہے نہ مرجھائے گا کبھی
صدقے اس ایک پھول کے اوپر ہزار پھول

لیں پھول بچے شوق سے اخبار پھول کو
گلشن میں کب ہے ایسا کوئی آبدار پھول

پھولوں کے ہاتھ میں ہوں اسی پھول کے ورق
اس پھول کو پسند کریں بے شمار پھول

بئے کا گھونسلا

یہ بئے نے ہنر دکھایا ہے
واہ کیا گھونسلا بنایا ہے

اس میں ڈالا ہے تانا بانا بھی
کیا جلاہوں کا ڈھنگ اڑایا ہے

بن کے کپڑے کی تھیلی سی کر دی
کس نے یہ فن اسے سکھایا ہے؟

جانور بڑھ گیا جلاہے سے
بلکہ درزی کو بھی گھٹایا ہے

ہیں جُلاہے کے گھر بہت سے راچھ
رکھتا ہے سوئی دھاگا درزی بھی
کچھ بھی ساماں نہیں بئے کے پاس
گھونسلے میں ہیں رہنے کے کمرے
ڈر نہیں کچھ مینہ سے اولے سے
دُھوپ کی بھی ذرا نہیں تکلیف
تیرے کیا کہنے چھوٹی سی چڑیا
کرتا ہے تیری عقل کی تعریف
تم بھی سیکھو تمیز اے بچّو

تب اُسے بُننا تننا آیا ہے
جس سے سینے میں نام پایا ہے
چونچ سے سب یہ کر دکھایا ہے
جھولنے کا بھی گھر بنایا ہے
اور نہ آندھی سے خوف کھایا ہے
ہر جگہ گھونسلے میں سایا ہے
تو نے چڑیوں میں نام پایا ہے
کوئی اپنا ہے یا پرایا ہے
اس سے ہی سب نے سکھ اُٹھایا ہے

گُلدستہ

ہم نے یہ گلدستہ بنایا
پھُولوں سے ہے خوب سجایا
دیکھو پھولوں کے یہ گُچھے
لگتے ہیں اس میں کیسے اچھے
پھُول گلاب کا ہے کیا پیارا
دیکھ کے دل خوش ہوا ہمارا
پھُول چمیلی کا تو سُونگھو
کیا اچھّی ہے اس کی خُوش بو
کلیاں۔ پتّے پھُول ہیں ایسے
نام نہیں ہیں جن کے آتے
سب کے سب ہیں مجھ کو پیارے
جمع کئے ہیں میں نے سارے

Taj Tahir Foundation

ٹوکری میں ان سب کو سجا کے — رکھتا ہوں اب میز پر جا کے

گھڑی

ہے بڑی اچھی مری چھوٹی گھڑی — چلتی رہتی ہے یہ کھٹ کھٹ ہر گھڑی

گھومتی رہتی ہیں دونوں سوئیاں — ایک چھوٹی ہے تو ایک اس سے بڑی

اس کا ڈھکنا کھول کر دیکھو ذرا — واہ وا اندر تو ہے جگ مگ بڑی

پھر رہی ہیں پھرکیاں سی بیسیوں — کس صفائی سے ہر اک کل ہے جڑی

اس کے پُرزے چلتے رہتے ہیں سدا — بس انہیں سے نام ہے اس کا گھڑی

کوئی پرزہ جب ذرا بگڑا تو یہ — چلتی چلتی ہو گئی فوراً کھڑی

دیکھنا لڑکے یہ کیوں چلتی نہیں — آ کے اس کے پہیے میں کیا شے اڑی

بند ہے کھٹ کھٹ کی بھی آواز اب — بن گئی ہے چھوٹی سی پتھری گھڑی

ہو گئیں بے کار اس کی سوئیاں — اب رہے گی بکس میں یوں ہی پڑی

اس کے تھمنے کا سبب معلوم ہے — تم نے اس میں کُوک بھر دی ہے کڑی

چاہیئے تھی چوکسی اور احتیاط — بُھول تم سے ہو گئی کیسی بڑی

چھوٹے بچّو! یاد رکھّو اس کو تم — آدمی کا ڈھانچ بھی ہے اک گھڑی

اس کے اندر بھی ہیں کل پرزے بہت — چلتے رہتے ہیں جو ہر دم ہر گھڑی

ٹھیک سب پرزے ہوں تو آتا ہے سانس — تندرستی کی ضرورت ہے بڑی

Taj Tahir Foundation

تندرستی کا رکھو ہر دم خیال — پھر نہ سنورے گی جو بگڑی یہ گھڑی

صبح کا سماں

ہوئی صبح اُٹھے مؤذّن سویرے — ندی پر برہمن چلے منہ اندھیرے
پرندوں نے اُٹھتے ہی چوں چوں مچائی — ہوئے چست چالاک چھوڑے بسیرے
لگیں دینے چڑیاں بھی بچّوں کو چوگا — کئے گھونسلے تک بہت ہیرے پھیرے
گئے کھیت میں اپنے ہل لے کے ہالی — پکڑنے چلے مچھلیاں سب مچھیرے
مسافر بھی سوتے ہوئے سب اُٹھے ہیں — اُکھیڑے ہیں اب قافلوں نے بھی ڈیرے
سنبھالی ہے ہر اک نے جھولی پٹاری — روانہ ہوئے بستیوں کو سپیرے
دُکاں اپنی کھولی ہے سوداگروں نے — لگے کام اب تو سارے کمیرے
گئے لڑکے اسکول میں لے کے بستہ — اُٹھے صُبح منہ ہاتھ دھویا سویرے
خدا کی خُدائی تو سو کر اٹھی ہے — پڑے سوتے ہیں۔ چور۔ ڈاکو لُٹیرے
چمن میں ذرا جا کے پھُولوں کو دیکھو — کہ شبنم نے ان پر ہیں موتی بکھیرے
چرندے پرندے ہیں یاد خدا میں — اب انسان کو بھی نحوست نہ گھیرے
لے اللہ کا نام اب تُو بھی غافل — یہ غفلت کے اچھے نہیں ڈھنگ تیرے

Taj Tahir Foundation

ماں کی محبت

جس ماں نے کہ بچّے کو سنبھالا
جس ماں نے پلا کے دودھ پالا

جس ماں نے کبھی نہ کچھ لیا چین
بے چین رہی تمہیں دیا چین

راحت کسی طرح آئے تم کو
سینے سے رہی لگائے تم کو

رکھا تمہیں ہر گھڑی نظر میں
دی تم کو جگہ دل و جگر میں

اس ماں کا خیال تم بھی رکھو
اے لعل نہ اس کو بھول جاؤ

ہر کام وقت پر

کام کے وقت اپنا کام کرو
کھیل کے وقت شوق سے کھیلو

اس طرح سے اگر کروگے تم
پھر ہمیشہ ہی خوش رہوگے تم

جو کوئی کام تم کو کرنا ہو
ہو چکے ختم اس کو تب چھوڑو

کیونکہ جو رہتا ہے ادھورا کام
اس کا ہوتا نہیں ہے نیک انجام

وقت ہے قیمتی بڑی اِک چیز
دھیان رکھتے ہیں اس کا اہلِ تمیز

جو کوئی وقت اپنا کھوتا ہے
وہ پشیمان پیچھے ہوتا ہے

چاہتے ہو سدا جو خوش رہنا
یاد رکھو یہ تم مرا کہنا

کام کے وقت اپنا کام کرو
کھیل کا جب ہو وقت تب کھیلو

Taj Tahir Foundation

چائے دانی

کہا چائے دانی نے اے پیارے لڑکو
لو آؤ مرے پاس اب چائے پی لو

پیالی میں تم چائے پہلے نکالو
پھر اس چائے میں دودھ تھوڑا سا ڈالو

پھر اک چمچے میں لے کے تھوڑی سی چینی
اُسے خوب اچھی طرح تم ملا لو

جو ہو جائے تیار چائے کا پیالہ
تو پی جاؤ۔ تھوڑے سے بسکُٹ بھی کھا لو

ایک گُڑیا کی نصیحت

ایک لڑکی نے یہ گڑیا سے کہا
میں جو کچھ کہتی ہوں سُن اس کو ذرا

اپنا جوڑا جیسا بنواتی ہوں میں
تیرا بھی ویسا ہی سلواتی ہوں میں

ہے یہ اک معمول روزانہ مرا
جب ہوئی فارغ سبق سے میں ذرا

گہنے پاتے سے سجاتی ہوں تجھے
میں نئے کپڑے پنہاتی ہوں تجھے

کوئی میرے دل سے پوچھے اس گھڑی
کیسی ہوتی ہے میرے دل میں خوشی

جب کہ چھوٹے سے کھٹولے پر تجھے
لا بٹھاتی ہوں نہایت پیار سے

یہ خوشی بس تجھ سے ہے ساری مجھے
کیا کہوں تو کیسی ہے پیاری مجھے

اب تو اے گڑیا مجھے اتنا بتا
مجھ کو اس نیکی کا بدلہ دے گی کیا

بات جب لڑکی نے اپنی ختم کی
سُن کے گڑیا اس سے یوں کہنے لگی

Taj Tahir Foundation

مجھ میں اِک گُن ہے نہایت ہی بھلا
تو اگر چاہے تجھے دوں گی سکھا

دیکھتی ہوں جن میں عقل اور ہوش ہیں
اس کے آگے رہتی ہوں خاموش میں

سیکھنا چاہے ادب تو بھی اگر
بات بڑھ بڑھ بزرگوں سے نہ کر

معصُوم پھُول

چھوٹے ننھّے مُنّے بچے
ہوتے ہیں یہ کیسے اچھّے

ان کی میٹھی باتیں ساری
ہوتی ہیں کیسی پیاری پیاری

ان کے چہرے بھولے بھالے
وہ گورے ہوں۔ یا ہوں کالے

پھُول یہ باغِ جنّت کے ہیں
موتی بحرِ رحمت کے ہیں

کلیوں جیسی صورت ان کی
پاکیزہ ہے مورت ان کی

ہیں آزاد [illegible]نج والم سے
دُنیا کے ہر فکر و غم سے

صاف ہیں ان کے دل اور سینے
یہ نہیں رکھتے بغض اور کینے

غیبت۔ جھوٹ۔ دغا۔ مکّاری
چوری۔ چالاکی۔ عیّاری

یہ معصُوم بھلا کیا جانیں
جیسا سکھاؤ ویسا جانیں

ہوگی تربیّت ان کی جیسی
ہو جائے گی طبیعت ویسی

Taj Tahir Foundation

بکری اور بھیڑیا

ایک دن کی بات ہے اک بھیڑیا — پانی پینے ایک دریا پر گیا
آگیا اک بکری کا بچہ بھی واں — پیاس کے مارے تھی خشک اس کی زباں
بھیڑیا جس [illegible] تھا پانی پی رہا — اس کے کچھ نیچے ہی یہ پینے لگا
بھیڑیے کے دل میں یہ آیا خیال — ہے یہ موٹی تازی بکری خوب مال
پھاڑ کر اب اس کو کھانا چاہیے — پر بہانہ کچھ بنانا چاہیے
بھیڑیے نے سوچ کر دل میں یہ بات — جا کے بکری سے کہا اے بدصفات
تو نے سارا پانی میلا کر دیا — تو ہی بتلا اب تجھے دوں کیا سزا
عاجزی سے بکری بولی اے حضور — میری کیا طاقت جو کرتی یہ قصور
پانی آتا ہے طرف سے آپ کی — آپ کا جھوٹا۔ تھی میں تو پی رہی
پانی اُلٹا تو کبھی چلتا نہیں — میرا جھوٹا آپ [illegible] پہنچا نہیں
بھیڑیا غصے ہوا۔ جب یہ سنا — بولا یہ گستاخیاں اے بے حیا
چھ مہینے گزرے۔ تھا میں نے سنا — تو نے مجھ کو گالیاں دیں برملا
اُس سے بکری نے کہا اے نیک نام — غور سے سنئے ذرا میرا کلام
چھ مہینے کی ابھی میں بھی نہیں — گالیاں پھر میں نے کیونکر تم کو دیں
بھیڑیے نے تب کڑک کر یوں کہا — سامنے میرے نہ تو باتیں بنا
گر نہیں دیں تو نے تو اے بے شعور — باپ نے تیرے تو دی ہوں گی ضرور

جب تلک تجھ کو نہ دی جائے سزا — کب ہُوا سیدھا ترا کُنبہ بھلا
کہہ کے اِتنی بات ظالم بھیڑیا — ٹُوٹ کر بکری کے اُوپر جا پڑا
سچ تو یہ ہے جس کی عادت ہو بُری — اس کو کیا چھوٹے بہانوں کی کمی

کچھ کام کر

بے کار کیوں ہے چست ہو۔ اُٹھ کوئی کام کر — مشہور ہو جہان میں دُنیا میں نام کر
بے کار اک منٹ کو بھی کھونا نہ چاہئے — جو کچھ بھی تجھ سے ہو سکے۔ بس صبح و شام کر
جو کام آج کا ہے۔ اُسے کل پہ تو نہ چھوڑ — ہو جس طرح بھی۔ آج ہی اس کو تمام کر
دُنیا میں رہ کے سیکھ سلیقہ۔ ادب تمیز — چھوٹوں کو پیار اپنے بڑوں کو سلام کر
کڑوا کبھی نہ بول کسی سے بھی بھُول کر — میٹھی زباں سے سارے جہاں کو غلام کر

کیا دیکھتا ہے میری طرف۔ اپنا کام کر
مشہور ہو جہان میں۔ دُنیا میں نام کر

ایک پھُول کا چھوٹا باغ

یہ ذرا سی ہے جو کیاری — یہی ہے مری دولاری
بھری پھُولوں سے ہے ساری — یہ ہے کیسی پیاری پیاری

Taj Tahir Foundation

یہ ہوا جو چل رہی ہے
تو کلی مچل رہی ہے

مرے چھوٹے چھوٹے پودو — مری ننھی ننھی کلیو
مرے مُنّے مُنّے پھُولو — مری اچھی اچھی چڑیو

مجھے تم لُبھا رہی ہو
مرے دل کو بھا رہی ہو

میں تمہارے پاس آیا — تمہیں کیسا اچھّا پایا
مجھے شوق کھینچ لایا — تمہیں کس نے ہے بنایا

یہ مجھے بھی تو بتا دو
ذرا کچھُ اتا پتا دو

مجھے خوب یاد آیا — مری امّاں نے کہا تھا
وہ جو ہے خُدا ہمارا — یہ سب اسی نے ہے بنایا

ترا شُکر یا الٰہی
کہ ہر ایک شے عطا کی

پپیہے کی آواز

پیں پیں - پیں پیں - پیں پیں پیں

Taj Tahir Foundation

امرود میں گھر تھا میرا
لیتی تھی میں وہیں بسیرا
پتوں کا ننھا سبز کھٹولا
شاخ شجر تھی میرا ہنڈولا
خوش ہوتی تھی پلنگ پر جاکر
گاتی تھی لہرا لہرا کر

پیں پیں - پیں پیں - پیں پیں پیں

اِتنے میں آئی میری جوانی
ہو گئی اچھی خاصی سیانی
آگیا ہے ہے وقت رخصت
چلی وطن سے اپنے بحسرت
سب مغموم تھے۔ سب افسردہ
ہو گئی تھی میں آدھی مردہ

پیں پیں - پیں پیں - پیں پیں پیں

پھر مالک سے پڑ گیا پالا
ظالم نے لا پال میں ڈالا
اُٹھ کر واں سے میں بیچاری
پھرتی تھی در در ماری ماری
آخر قسمت تم تک لائی
پہلے ہی پانی میں ڈبکی کھائی
کیسے ستم تو نے توڑے
اے ہے میرے کان مروڑے
پیٹ دبایا اور سر توڑا
خوب چچوڑا خوب بھنبھوڑا

پیں پیں - پیں پیں - پیں پیں پیں

نوچا گھسوٹا پھینکا باہر
چیونٹیاں پھر چمٹیں آکر
میرا یہ درجہ جو دیکھا
آٹھ آٹھ آنسو روئے دادا
پھر ایک کونپل میری پھوٹی
کونپل کیا ہے تقدیر ہی پھوٹی
ظلم سے تم کو ہوئی نہ سیری
چوٹی کھینچی ہے ہے میری

پیں پیں - پیں پیں - پیں پیں پیں

مجھ اُجڑی کو اَور اُجاڑا — سر کو کچلا پوست کو پھاڑا
نیم پہ بھی مُنہ مسلا جاکر — کھال اُتاری کھر کھر کھر کھر
گھستے گھستے ہل گیا بھیجا — پھٹ گیا آخر کار کلیجا

پیں پیں - پیں پیں - پیں پیں پیں

یہ جو میری پیں پیں پیں ہے — یہ میری آواز حزیں ہے
بس آزادی دے دو واری — بیٹھ گئی آواز ہماری
دانت نہ مارو مجھ پر ارے رے — ہائے مری رے ہائے مری رے

پیں پیں - پیں پیں - پپ . . . .

ساتھ ہی کڑاک کی آواز آئی - اور چار ٹکڑے زمین پر گرے ۔

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

نیکی کرنے سے خوش خُدا ہوگا — نام دُنیا میں جا بجا ہوگا
کیا بتاؤں میں اَور کیا ہوگا؟ — پورا مطلب ہر اک ترا ہوگا

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

رات دن کام رکھ بھلائی سے — تجھ کو نفرت رہے بُرائی سے
میٹھی باتیں کر اپنے بھائی سے — لُطف آئے گا اس مٹھائی سے

Taj Tahir Foundation

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

نام کر دے گی چار سو نیکی — یہ بڑھائے گی آبرو نیکی

دیکھ غفلت کبھی جو تو نے کی — سچّے دل سے تو کیے جا نیکی

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

کر بزرگوں کی اپنے تو خدمت — اس نصیحت کو بھول جانا مت

دین و دُنیا میں پائے گا راحت — ہو گی دونوں جہان میں عزّت

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

سچ ہے اچھوں کا کام اچھا ہے — اچھی باتوں سے نام رہتا ہے

وہ تمہارے بھلے کی کہتا ہے — اور درویش کی صدا کیا ہے؟

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا

گائے

ادا کر اس خُدا کا شکر بھائی — ہماری گائے یہ جس نے بنائی

نہ کیونکر اس خدا کو ہم پکاریں — پلائیں دودھ کی جس نے یہ دھاریں

زمیں پر اس نے سبزے کو اُگایا — ہماری گائے نے پھر اُس کو کھایا

چری تھی گھاس جو کل۔ اس نے بن میں — بنی ہے دُودھ وہ گائے کے تھن میں

ملی ہے گو سفیدی میں مٹھائی — ہے پھر بھی دودھ میں کیسی صفائی

Taj Tahir Foundation

ڈبل روٹی بھگوئی دُودھ میں جب
وہ اس میں بھیگ کر پھُولی ہے بیڈھب

بنا ہے دودھ سے گھی اور مسکا
نہیں ہے یہ کسی انساں کے بس کا

بنائی حق نے گائے کی وہ صورت
کہ ہے گویا کوئی چینی کی مورت

بڑی سیدھی سادی پیاری ہے گائے
بڑے چھوٹوں کی دُودھیاری ہے گائے

ہماری گائے تو سچ مچ ہے بھولی
کہ لیتی گھاس ہے۔ اور دودھ دیتی

دئے بچھڑے جو اس نے وہ بنے بیل
ہیں گائے سے بھی اُونچے اور بڑے بیل

چلاتے ہیں ہم اُن سے کھیت میں ہل
زمیں میں ڈال دیتے ہیں یہ ہلچل

بڑے ہی کام کی ہی ہے چیز گائے
کہ اس سے سُکھ میں ہیں اپنے پرائے

نصیحت

ماں باپ کی جو بچّے اطاعت نہیں کرتے
حاصل کبھی دُنیا میں وہ عزت نہیں کرتے

جو نیک ہیں بچّے وہ مدرسے میں کسی کی
چغلی نہیں کھاتے ہیں شکایت نہیں کرتے

آرام سے رہتے ہیں سدا اپنے گھروں میں
شوخی نہیں کرتے ہیں شرارت نہیں کرتے

وہ کیوں نہ جماعت میں رہیں سب سے پھسڈّی
پڑھنے میں جو بچّے کبھی محنت نہیں کرتے

بچّوں سے بڑے آدمی بن جاتے ہیں دیکھو
بڑھ جاؤ گے تم کس لئے ہمّت نہیں کرتے

تم اچھّے ہو اچھّے ہی سبق سیکھو ہمیشہ
اچھّے تو بُری بات کی عادت نہیں کرتے

تم خوش کرو اُن کو وہ تمہیں دیں گے دعائیں
کیوں اپنے بڑے بوڑھوں کی عزّت نہیں کرتے

Taj Tahir Foundation

خرگوش سے بھی آگے نکل جاتا ہے کچھوا — ہے عقل جنہیں وہ کبھی غفلت نہیں کرتے
اے بچّو عمل بھی کرو کہنے پہ ہمارے — بے فائدہ تم کو یہ نصیحت نہیں کرتے

کوشش کئے جاؤ

اک قدم پھر اس کے آگے دوسرا اور اک قدم — ختم ہو جائے گا۔ ہو کتنا ہی لمبا راستا
ایک ٹانکا اس سے آگے دوسرا ٹانکا اک اور — کپڑا کتنا ہی پھٹا ہو۔ اس طرح سل جائے گا
ایک اینٹ اور اس کے اوپر دوسری اک اور اینٹ — اک بڑی اونچی سی یوں دیوار لوگے تم بنا
ایک حرف اور اس کے آگے دوسرا اک حرف اور — پاؤگے تیاریوں تم خاصا اک دفتر لکھا
چھوٹے چھوٹے مونگے کے کیڑے اسی صورت سدا — اپنی محنت سے یہ کرتے کام ہیں کتنا بڑا
گہرے پانی میں بناتے ہیں جزیرے خوش نما — ننھے ننھے کیڑوں کی ہمت ہے کیسی واہ وا
آدمی کے کام جتنے عقل و دانائی کے ہیں — صبر اور محنت سے ہی انجام ہے ان کا ہوا
صبح سے چل کر پہنچ جاتے ہیں گھر پر شام کو — آدمی ہمت نہ ہارے کام مشکل ہے تو کیا

کام مشکل ہو۔ تو ہرگز اس سے گھبراؤ نہ تم — کیا کروگے۔ دیکھتے ہی ہو گئے جب ہوش گم
جی نہ چھوڑو۔ دل لگا کر تم کئے جاؤ اسے — جس طرح بھی ہو سکے۔ محنت سے نمٹاؤ اسے
تم اگر ہمت کروگے۔ کاٹ ڈالوگے پہاڑ — ورنہ ہو جائے گی سستی سے تو بستی بھی اجاڑ
جس میں رہتے ہو۔ یہ گھر کب ایک دن میں تھا بنا — راج مزدوروں نے تیار اس کو مدت میں کیا

Taj Tahir Foundation

یاد رکھو یہ نصیحت۔ کام سے غافل نہ ہو
ہاں رہو چالاک تم ہر وقت۔ اور کاہل نہ ہو
چھیڑا ہے جو کام پورا کر کے اُس کو چھوڑ دو
یہ نہ ہو ادھ بیچ میں تم اپنی ہمت توڑ دو

جاڑے کی رات

کیا کہوں تم سے بات جاڑے کی
لمبی ہوتی ہے رات جاڑے کی
نیند اک بار جب اچٹتی ہے
بڑی مشکل سے رات کٹتی ہے
لوگ آنکھوں کو بند کرتے ہیں
جاگنا ناپسند کرتے ہیں
خوب کروٹ پہ لیتے ہیں کروٹ
نیند آئے کسی طرح جھٹ پٹ
وہ کبھی اوڑھنا رضائی کا
واہ کیا کہنا اس صفائی کا
ہے یہ مطلب کہ جی نہ گھبرائے
چین سے سوئیں نیند آجائے
مگر ایسی گھڑی اُڑی تھی نیند
صبح تک پھر نہ آئی نیند
بن سنور کر بہت پڑے لیکن
جاگتے جاگتے چڑھ آیا دن
مسجدوں میں اذان ہونے لگی
جلوہ گر دن کی شان ہونے لگی
مُرغ سب بولتے ہیں ککڑوں کوں
اور کبوتر بھی کرتے ہیں غٹ غوں

کیا سبب نیند کیوں اچٹتی ہے
رات کیوں مشکلوں سے کٹتی ہے
بات یہ ہے جو ہیں نکمے لوگ
کام کا پالتے نہیں ہیں روگ

ان کو مطلب نہیں کتابوں سے ‌ ‌ ‌ رات کو وہ سبق نہیں پڑھتے
شام ہی سے وہ لیٹ رہتے ہیں ‌ ‌ ‌ بات سُنتے ہیں۔ اور نہ کہتے ہیں
لمبی ہوتی ہے رات جاڑوں کی ‌ ‌ ‌ نیند بھر کے ہے آنکھ کُھل جاتی
جاگ کر پھر وہ صبح کرتے ہیں ‌ ‌ ‌ جیسی کرتے ہیں ویسی بھرتے ہیں

چائے

سردیوں میں سب کو ہو جاتی ہے عادت چائے کی ‌ ‌ ‌ پیتے ہیں چھوٹے بڑے ہے خوب کثرت چائے کی
گرم ہو جاتے ہیں اس کو پی کے خوش ہوتے ہیں لوگ ‌ ‌ ‌ کیا کہوں کیسا مزہ ہے کیسی لذت چائے کی
جوش کھا کر سُرخ ہو جاتی ہے جب لگتی ہے آنچ ‌ ‌ ‌ دودھ پڑتے ہی بدل جاتی ہے رنگت چائے کی
آدمی کو چست [illegible] رکھتی ہے یہ اپنے کام پر ‌ ‌ ‌ اک پیالی پی کے دیکھو تم بھی طاقت چائے کی
سوڈا واٹر برف لیمونیڈ کی ہو قدر کیا ‌ ‌ ‌ اب تو ہے ہر ایک کو ہر دم ضرورت چائے کی
بڑھ کے شربت سے بھی ہیں جاڑوں میں اس کے گرم گھونٹ ‌ ‌ ‌ ہر بڑے چھوٹے کو ہو پھر کیوں نہ چاہت چائے کی
دور کر دیتی ہے کھر کھانسی ہو۔ یا نزلہ زکام ‌ ‌ ‌ بھا گئی ہر ایک کو دل سے یہ خصلت چائے کی
دُودھ اور میٹھا ملا کر اس کو پیتے ہیں امیر ‌ ‌ ‌ بڑھ گئی سب گھاس کے پودوں سے عزت چائے کی
ہو گیا ہے اب تو ہر ایک ملک میں اس کا رواج ‌ ‌ ‌ ہو گئی سارے جہاں میں اب تو شہرت چائے کی

Taj Tahir Foundation

عید کا دن

کیوں پسند آئے نہ بچوں کو بھلا عید کا دن — کہ دلاتا ہے کچھ پیسے سوا عید کا دن
عیدیاں لیتے ہیں سب اپنے بڑوں سے جا کر — دیتا ہے بچوں کے سب کام بنا عید کا دن
سب کے پاجامے نئے [illegible]کے نئے ۔ کوٹ نئے — نئے کپڑے ہوں نہ کیونکر ہے نیا عید کا دن
لال ٹوپی میں بھلے لگتے ہیں کالے پھندنے — آتے ہی رنگ بدل دیتا ہے کیا عید کا دن
چلتے کھٹ پٹ ہیں نئے بوٹ پہن کر بچے — پاؤں کی شان بھی دیتا ہے بڑھا عید کا دن
اچھی پوشاک پہن کر ہیں بہت اتراتے — ان میں بھر دیتا ہے کچھ اور ہوا عید کا دن
جاتے ہیں میلے میں کھاتے ہیں مزے کی چیزیں — واہ وا خوب دکھاتا ہے مزا عید کا دن
شام کے وقت سب افسوس سے یہ کہتے ہیں — ختم ہونے کو یہ میلا ہے چلا عید کا دن
کر سکے سیر نہ ہم خوب طرح جی بھر کے — خوب تھا ہوتا جو کچھ اور بڑا عید کا دن
دل سے یہ چاہتے ہیں سب کہ ابھی رات نہ ہو — شام کے وقت تو [illegible] ذرا عید کا دن
چاؤ ہے ان کو کہ ہر روز منائیں خوشیاں — رہے ان کے لئے دنیا میں سدا عید کا دن
بھاتے ہیں بچوں کو دنیا میں یہی دو تہوار — ان کو شب برات کی شب چاہیے یا عید کا دن
یاد رکھو یہ نصیحت مری پیارے بچو — تم کو لگتا ہے اگر دل سے بھلا عید کا دن
تو بہت شوق سے تم اپنا سبق یاد کرو — علم سے اور ہی دیتا ہے مزا عید کا دن

Taj Tahir Foundation

ہماری بلّی

بھولی بھالی ہے بہت سیدھی ہے پیاری بلّی
کبھی کرتی نہیں نقصان ہماری بلّی

مُرغیاں اور کبوتر نہیں ڈرتے اس سے
ان کو کچھ کہتی نہیں میری بچاری بلّی

ہاں وہ تو چوہوں کو پھُرتی سے پکڑ لیتی ہے
کودتی پھاندتی ہے خوب ہماری بلّی

چُوہے کے سر پہ لگاتی ہے جو پنجہ اپنا
خون کر دیتی ہے فی الفور ہی جاری بلّی

لوگ کہتے ہیں اسے شیر کی خالہ اکثر
اس سے بڑھ کر کوئی ہوگی نہ شکاری بلّی

اُس کے سر ہوگئی پھڑکا کے وہ مونچھیں اپنی
کبھی کُتّے سے لڑائی میں نہ ہاری بلّی

جب بُلایا اُسے ہم نے کبھی پُس پُس کر کے
"میاؤں میاؤں" اسے سنتے ہی پکاری بلّی

اس کا جی چاہے تو امرود پہ چڑھ جاتی ہے
اس کی ہر ڈالی پہ کرتی ہے سواری بلّی

مینہ میں شام کہیں بھاگ گئی تھی باہر
دیکھ لو بھیگی ہوئی آئی ہے ساری بلّی

آ! رضائی میں [illegible] آکے دبک جا اب تو
یوں نہ پھر سکڑی ہوئی جاڑے کی ماری بلّی

واہ کیا کہنے ہیں ہر بات ہے اچھی اس کی
بڑی سیدھی بڑی بھولی ہے ہماری بلّی

ہمارا ٹیپو

سیر کو جاتے ہیں ہم اور ہمارا ٹیپو
بھول کر ساتھ نہیں چھوڑتا پیارا ٹیپو

ہم چلے جائیں اکیلے ہی ہوا خوری کو
کبھی کرتا نہیں یہ بات گوارا ٹیپو

Taj Tamir Foundation

گھر میں آنے نہیں دیتا ہے کسی کُتّے کو
دیکھ کر بھونکنے لگتا ہے ہمارا ٹیپو

کوئی بلّی بھی نہیں آتی ہے ڈر کے مارے
دیکھتے ہی اسے بھرتا ہے ترارا ٹیپو

یہ نہیں چور کی طاقت کہ وہ چوری کر جائے
جب اُسے دیکھ لیا چیخا پکارا ٹیپو

گیدڑوں کو وہ بھگا دیتا ہے بھوں بھوں کر کے
بھیڑیے سے بھی لڑائی میں نہ ہارا ٹیپو

کام کرتا ہے وہ پھرتی سے مری سیٹی پر
عقل رکھتا ہے۔ سمجھتا ہے اشارا ٹیپو

دُودھ اور گوشت کسی دن جو نہیں ملتا ہے
سُوکھے ٹکڑوں ہی پہ کرتا ہے گزارا ٹیپو

اَور کُتّوں کی طرح وہ نہیں پھرتا گھر گھر
رکھتا ہے اپنے ہی مالک کا سہارا ٹیپو

بھونکتا ہے وہ فقیروں کو بھی دروازے پر
مانگنے والوں کا دشمن ہے ہمارا ٹیپو

پیار سے دُم کو ہلاتا ہے ہمارے آگے
لاڈ کرتا ہے بہت ہم سے پیارا ٹیپو

علم حاصل کرو

تم علم و ہنر سیکھ لو اے پھول سے بچّو
آئے گا یہ دُنیا میں بہت کام تمہارے

تم علم کے میدان میں یوں زور سے دوڑو
جس طرح سے گھوڑا کوئی بھرتا ہو ترارے

پڑھ لوگے تو پاؤ گے عزیزوں میں بھی عزّت
بن جاؤ گے ماں باپ کی تم آنکھ کے تارے

سب پاس بٹھائیں گے محبت سے بُلا کر
پھر یاروں کے تم یار ہو پیاروں کے ہو پیارے

لکھ پڑھ کے کما لو گے زر و مال بہت سا
بگڑے ہوئے جو کام ہیں بن جائیں گے سارے

پھر تم کو امیر آدمی سمجھیں گے سبھی لوگ
سب تم سے روپے مانگنے آئیں گے اُدھارے

Taj Tahir Foundation

لکھ پڑھ کے بس اب جیت لو تم علم کا پانسہ
دُنیا میں وہی مرد ہے بازی جو نہ ہارے

اب پڑھنے سے بھاگو گے تو ہو جاؤ گے تم فیل
مُنہ بھی نہ دکھاؤ گے ہمیں شرم کے مارے

غم کرنے سے پچھتانے سے نکلے گا نہ کچھ کام
بے فائدہ ہے لاکھ کوئی چیخے پکارے

ہو جاؤ گے تم پاس جو محنت سے پڑھو گے
خوش ہو کے چلے آؤ گے پھر پاس ہمارے

چھپ جائے گا پھر نام گزٹ میں بھی تمہارا
شاباش کہیں گے تمہیں اُستاد تمہارے

یوں نام چمک جائے گا دُنیا میں تمہارا
ہر رات کو جس طرح سے روشن ہوں ستارے

تم مان لو کام آئے گی یہ بات ہماری
ہے جن کو سمجھ وہ تو سمجھتے ہیں اشارے

اُلّو

کرتا ہے اندھیرے میں وہ جب رات کو ہُو ہُو
آواز سے بچّوں کو ڈرا دیتا ہے اُلّو

ہر شام کو دل[illegible]ہی کھُل جاتی ہیں آنکھیں
اور دیکھنے لگتا ہے اندھیرے میں وہ ہر سو

پنجوں میں پرندوں کو پکڑ لیتا ہے اُڑ کر
کم بخت کی اُنگلی میں یہ ناخن ہے کہ چاقو

چوہوں کو بھی کھا جاتا ہے کھیتوں میں اُتر کر
بلّی سے بھی کچھ بڑھ کے ہے اس کام میں اُلّو

بس گوشت پہ کرتا ہے گزر اپنی ہمیشہ
سبزی کبھی کھاتا ہے نہ کھاتا ہے وہ آلو

ویرانے میں وہ بولتا ہے رات کو اکثر
کہتے ہیں اسے نحس مسلماں ہیں کہ ہندو

کر دیتا ہے آواز سے کچھ ایسی صفائی
اُس سارے محلّے میں ہی پھر جاتی ہے جھاڑو

کم بخت ہے منحوس ہے کیسا یہ پرندہ
ہر ایک کو صورت سے بھی گھن آتی ہے اخ تھو

Taj Tahir Foundation

کُتّا اور شیر

کُتّے نے ایک دن یہ کہا جا کے شیر سے — یہ بات دل میں سوچ رہا ہوں میں دیر سے
یہ کیا سبب ہے کہتے ہیں سب تجھ کو شیر شیر — اپنی جگہ تو میں بھی نہیں تجھ سے کم دلیر
مالک کے گھر کی رکھتا ہوں ہر وقت چوکسی — غافل میں اپنے فرض سے ہوتا نہیں کبھی
سب لوگ گھر میں سوتے ہیں ٹانگیں پسار کر — میں ساری رات جاگتا ہوں جان مار کر
آواز کا دکھاتا ہوں جب بھونک کر میں زور — ڈرتا ہے بھاگ جاتا ہے سنتے ہی اس کو چور
ڈرتی ہے مجھ سے بلّی جو خالہ ہے شیر کی — دیکھا جو مجھ کو بھاگنے میں کچھ نہ دیر کی
چڑھتی ہے دُم دبا کے وہ کوٹھے منڈیر پر — پھر دیکھتی نہیں ہے ذرا بھی اِدھر اُدھر
دُنیا میں جانتے ہیں وفادار سب مجھے — کہتا ہے بھول کر بھی بُرا کوئی کب مجھے
میری بہادری میں کسی کو بھی شک نہیں — کاٹوں ہر اک کو کچھ مجھے ابھی ہڑک نہیں
اے شیر پھر بھی تیری جو عزّت ہے دھاک ہے — اس کے مقابلے میں مری قدر خاک ہے

سُن کر یہ بات شیر نے اس کو دیا جواب — اے کُتّے! تو نے دل میں لگایا ہے جو حساب
وہ سچ ہے اس میں کوئی بھی جھوٹی نہیں ہے بات — بے شک گزار دیتا ہے تو جاگتے ہی رات
ڈرتی ہے خالہ بلّی بھی تجھ سے یہ ہے درست — ہوتا نہیں ہے سُست کبھی رہتا ہے تو چُست
میں جانتا ہوں تجھ کو وفادار نیک بھی — ایسا تو جانور نہیں دُنیا میں ایک بھی
لیکن ہے ایک عیب بڑا تجھ میں دھیان کر — رہتی ہے تیری غیر کے ٹکڑوں ہی پر نظر

Taj Tahir Foundation

کھاتا ہے شیر اپنا ہی مارا ہوا شکار — ہے شیر اور کُتے کا یہ فرق آشکار

ہوگی نہ تجھ سے شیر کی ہرگز برابری — لائے گا تو کہاں سے بھلا یہ دلاوری

لڑکے اور میاں جی

تم اے پیارے بچو! کہانی سنو — سناتا ہوں میری زبانی سُنو

نہ مینہ برسا برسات میں اک برس — گئے لوگ پانی کو بالکل ترس

ہوائیں کچھ ایسی بُری چل گئیں — ہوئیں خشک سب کھیتیاں جل گئیں

خدا کی خدائی پریشان تھی — غرض ساری مخلوق حیران تھی

سبھی مانگا کرتے تھے مینہ کی دُعا — کہ یارب برس جائے آکر گھٹا

کیا ایک مُلّا نے اِک دن یہ کام — کہ لے کر وہ مکتب کے لڑکے تمام

چلا شہر سے [illegible] میدان کو — کہ بچے بھی مانگیں دُعا آج تو

مِلا راہ میں اس کو اِک مسخرا — وہ مُلّا سے اس طرح کہنے لگا

کہ لڑکوں کو لے کر چلے ہو کہاں؟ — بتا دو مجھے بھی تم اے مہرباں

میاں جی نے اس کو دیا یہ جواب — کہ بارش نہیں ہوتی اب کے جناب

یہ بچے ہیں معصوم اور بے خطا — خدا سے جو مانگیں گے مِل کر دُعا

تو ہو جائے گا دل کا مطلب حصول — خدا اس کو کر لے گا جلدی قبول

کہا مسخرے نے غلط ہے یہ بات — یہ بچے تو ایسے نہیں نیک ذات

Taj Tahir Foundation

دعا میں اگر ان کی ہوتا اثر
تو زندہ نہ رہتا کوئی ماسٹر
میاں جی کو یہ کوستے ہیں سدا
قبول ان کی ہوگی بھلا کیا دعا

ایک حبشی اور آئینہ

ایک کالے بھجنگے حبشی نے
راہ میں آئینہ پڑا پایا
ہاتھ میں لے کے جب اُسے دیکھا
چہرہ کالا سا تب نظر آیا
اپنی کالی کلوٹی بھونڈی شکل
دیکھ کر بگڑا خوب جھنجھلایا
بولا کیسا خراب شیشہ ہے
اس نے جو ایسا چہرہ دکھلایا
جل کے آخر زمیں پہ پھینک دیا
حبشی صاحب نے پھر یہ فرمایا
ایسی صورت دکھائی دیتی ہے
جب ہی اس نے یہ مرتبہ پایا
کہ پڑا ہے یہ راہ میں بے کار
آتے جاتے [illegible] کو ٹھکرایا
واہ حبشی تری یہ نادانی
جھوٹ کہنے سے کچھ نہ شرمایا
اپنی صورت پہ کچھ نگاہ نہ کی
آئینے کا قصور بتلایا

جانوروں کا ناچ

شیر کے بچے کا اِک دن بیاہ تھا
جمع تھے جنگل میں سارے جانور

Taj Tahir Foundation

شیر۔ چیتا۔ ریچھ۔ بلّی۔ بھیڑیا
لومڑی۔ خرگوش۔ گیدڑ۔ گورخر

ہاتھی۔ گینڈا۔ اُونٹ۔ گھوڑا بیل گائے
کُتّا۔ بندر۔ تیندوا۔ جنگلی سوٗر

کالے اور بھُورے ہرن بھی تھے کئی
دیکھتے تھے اپنی آنکھیں پھاڑ کر

لمبی لمبی دُم کے تھے لنگور بھی
جن کی کالی شکل سے لگتا ہے ڈر

بیاہ میں کی سب کی دعوت شیر نے
سب کو بُلوایا [illegible] بھیج کر

ناچ کا بھی چاہئے تھا انتظام
جس کو سب مہمان خوش ہوں دیکھ کر

گیدڑوں نے گیت گائے شوق سے
لومڑی چلائی چیخی رات بھر

ریچھ نے پھر اپنا دکھلایا وہ ناچ
دیکھ جس کو خوش ہوئے سب جانور

اُونٹ کے دل میں بھی اُٹھی کچھ اُمنگ
ڈیل ڈول اس کا تھا بے ڈھنگا مگر

جب لگا بے ڈھنگے پن سے ناچنے
دیکھ کر ہنسنے لگے سب جانور

لمبی لمبی ٹانگیں رکھ کر بے وقوف
کیا کہوں وہ ناچا کودا کس قدر

ہر طرف اُڑنے لگی اس کی ہنسی
سب سمجھتے تھے۔ کہ ہے یہ بے ہُنر

کُتّے بھوں بھوں کرکے پیچھے لگ گئے
گیدڑوں نے بھی مچایا شور و شر

ہاتھیوں نے دھکّے دے کر آخرش
کر دیا جلسے سے باہر وہ شتر

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

سُنو دل سے جو بات ہم نے کہی
نہیں ہم نے غفلت کی ہرگز سہی

اُٹھاؤ گے گھاٹا جو سُستی رہی | بڑھے جاؤ گے۔ بس ہے بہتر یہی

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

بھلا کیا وہ جیتے گا میدان کو | بچاتا جو محنت سے ہے جان کو۔

ترقی کا ہو شوق انسان کو | کرو طے پہاڑ اور میدان کو

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

وہی آنکھ اچھی جو اندھی نہ ہو | زباں کام کی وہ۔ جو گونگی نہ ہو

وہ اچھا ہے دل جس میں سُستی نہ ہو | کسی بات کا غم ذرا بھی نہ ہو

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

لڑائی میں ہرگز نہ گھبراؤ تم | بہادر بنو۔ خوف مت کھاؤ تم

وہ تلوار کے ہاتھ دکھلاؤ تم | کہ چیں اپنے دشمن سے بلواؤ تم

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

دُنادن جو گولے چلیں توپ سے | تو اُن سے نہ ہر[illegible]یں ڈر لگے

بڑھو بھیڑ کو چیرتے پھاڑتے | ابھی لے لو دشمن سے تم مورچے

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

بہادر جو لیتے ہیں کروٹ ذرا | نہیں ان کو ہوتی رکاوٹ ذرا

بھگاؤ تو گھوڑے کو سرپٹ ذرا | پہنچ جاؤ منزل پہ جھٹ پٹ ذرا

نہ بھولے سے بھی نام لوہار کا

اندھیرا اُجالا ہو۔ دن رات ہو | ہمیشہ ترقی ہی کی گھات ہو

Taj Tahir Foundation

نہ غفلت میں برباد اوقات ہو | ہر اک وقت بس کام کی بات ہو
نہ بھولے سے بھی نام لو ہار کا

بہت شوق سے جی لگا کر پڑھو | ترقی کرو۔ تم ترقی کرو
جگہ دل میں سُستی کو ہرگز نہ دو | کرو امتحان پاس بی اے بنو
نہ بھولے سے بھی نام لو ہار کا

ماں کا شُکریّہ

میری امّاں۔ میری پیاری | تم مجھ پر جی جان سے واری
اچھّا کھانا مجھ کو کھلاؤ | ٹھنڈا پانی مجھ کو پلاؤ
تم نے مٹھائی مجھ کو منگادی | کیا عمدہ پوشاک بنادی
دیر کہیں [illegible]ے جو مجھ کو | دم دم پر تم آدمی بھیجو
اک لحظہ کی میری جُدائی | تم سے نہیں جاتی ہے اُٹھائی
مجھ کو جب بستر پہ سلاؤ | پھر نہ اکیلا چھوڑ کے جاؤ
تم کو سُکھ ہے میرے سُکھ سے | دکھ پاتی ہو میرے دُکھ سے
میں بھی بڑا جب ہوں گا امّاں | خوب تمہیں سُکھ دوں گا امّاں
سر آنکھوں سے کروں گا عزّت | دل سے بجا لاؤں گا خدمت

دربار کی دھوم

دربار کی ہے خوب زمانے میں دھوم دھام — ہر ایک آدمی کو خوشی سے ہے آج کام
لندن میں بادشاہ سلامت کا جشن ہے — ہندوستاں میں خوش ہوتے اس سے ہیں خاص و عام
خوش ہو کے باد[شاہ] سلامت نے کر دیا — اک لاکھ بچوں کے لئے دعوت کا انتظام
لندن کے بچے خوش ہیں بہت بادشاہ سے — دیتے ہیں اُن کو دل سے دعائیں وہ صبح شام
ہندوستان میں بھی دسمبر کو ہو گا جشن — لندن کی طرح دہلی میں بھی ہو گی دھوم دھام
یہ دیکھنا ہے ہند کے بچوں کے واسطے — سرکار ہند کرتی ہے کیا خاص انتظام
ہندوستاں کے بچوں کی دعوت نہ ہو گی کیا — کیا اپنے بادشہ کو کریں گے نہ یاں سلام
دربار کا جلوس ہے اک دیکھنے کی چیز — اس کے لئے تو چاہئیں لیکن بہت سے دام
کہنے کی بات ہے یہ غریبوں کو اس سے کیا — سچ تو یہ ہے رئیسوں امیروں کا ہے یہ کام
دیتے ہیں تجھ کو سب سے زیادہ دعا غریب — سرکار میں امیر ہی پا[illegible]ہیں نام
اے شاہ جارج خوب ہی چمکے ترا نصیب — سُورج کی طرح سے یہ ہے روشن جہاں میں نام

موٹر کار

سڑک پہ دھوم سے آتی ہے ایک موٹر کار — بڑے ہی زور سے چلتی ہے تیز ہے رفتار
جُتا ہوا نہیں کچھ اس میں بیل گھوڑا اونٹ — بھرا جو گیس تو چلنے پہ ہو گئی تیار

اڑی ہوئی چلی جاتی ہے آگے آگے آپ
اور اس کے پیچھے بڑی دور تک ہے گرد و غبار

نکالتی ہے یہ آواز خوب پخ پخ بھوں
کہ جس کو سنتے ہی ہٹتے ہیں سب سڑک کے پار

کچھ اس کے سامنے ہستی نہیں ہے ٹانگے کی
فٹن کا یکے کا ٹم ٹم کا سرد ہے بازار

بڑی ہی تیز سواری ہے یہ خدا کی پناہ
کہ اس کی گرد کو پہنچے نہ کوئی گھوڑا سوار

ابھی یہاں تھی وہ دیکھو ابھی وہاں پہنچی
گئی کہاں سے کہاں اک منٹ میں موٹر کار

ہے سچ تو یہ کہ سواری یہ ہے امیروں کی
ہر اک بشر کو ہے اس کا خریدنا دشوار

غریب آدمی لائیں کہاں سے اتنے دام
کہ ایک گاڑی کی قیمت ہے چار پانچ ہزار

ہمارے واسطے اچھی ہے اس سے ٹم ٹم ہی
کہ چار پیسے میں لے جاتی ہے وہ شالامار

سنبھل کے چل

لڑکے! نہ آج کل زیادہ اچھل کے چل
کیچڑ میں گر پڑے گا پھسل کر سنبھل کے چل

اس پر سوار ہو لے چلا جا اڑا ہوا
تو خود تو ساتھ ساتھ نہ بائیسکل کے چل

جانا ہو مدرسے کو۔ تو ہرگز نہ کھیل دیکھ
لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے جلدی نکل کے چل

ہرگز کھڑا نہ ہو برے لوگوں کے پاس تو
بہتر یہی ہے۔ ان سے تو ہر وقت ٹل کے چل

کانٹے کی طرح دل میں کسی کے نہ تو کھٹک
دنیا کے بوستان میں سدا پھول پھل کے چل

کر نیک کام کے لئے پھرتی سے دوڑ دھوپ
موقع جب آئے یہ۔ تو نہ ہرگز مچل کے چل

بدلا ہوا ہے رنگ زمانے کا آج کل
اپنی پرانی چال کو تو بھی بدل کے چل

Taj Tahir Foundation

مت چھیڑ تو کسی کو۔ نہ گالی کسی سے کھا
اس لقمے کو نہ راہ میں ہرگز نگل کے چل

برسات کے یہ دن ہیں کہیں گر پڑے نہ تو
اے لڑکے مان لے مرا کہنا سنبھل کے چل

مینہ کی دُعا

چاہ لوگوں کو ہے بڑی مینہ کی
دیکھئے کب لگے جھڑی مینہ کی

پہلے سے تو نہیں تھی کچھ پروا
فکر ہر اک کو اب پڑی مینہ کی

گزر جاتا ہے سوکھا ساون بھی
کھینچ ہے یہ بہت کڑی مینہ کی

روز آتی ہیں آندھیاں اُٹھ کر
آئے گی کون سی گھڑی مینہ کی

نہ بندھا اب کے تار بارش کا
نہ لگی ایک دن جھڑی مینہ کی

خشک تالاب ہو گئے سارے
کوئی صورت نہ بن پڑی مینہ کی

دیکھئے کس گھڑی برستا ہے
کہ تمنّا ہے ہر گھڑی مینہ کی

اے خدا رحم کر تو بندوں پر
ہے ضرورت بہت بڑی مینہ کی

موتی برسا دے ابر رحمت کے
دیکھ لیں سب کے سب لڑی مینہ کی

آم

آم کم آتے ہیں کچھ اب کے سال
تیسرے دن نہیں نکلتی پال

Taj Tahir Foundation

اچھے اچھے جو آم تھے مشہور
سوکھ کر سب کا بن گیا اچور

مینہ نہ برسا تو آم گرم رہے
پلپلائے بغیر نرم رہے

کچی انبیاں جو تھیں درختوں پر
اُن کی بھی چو کسی ہوئی اکثر

باغ تک سب ہیں گئے گھر سے
لوگ چٹنی کے واسطے ترسے

لطف آیا نہ کچھ بھی امرس کا
کہ نہ تھا یہ [illegible] نہ بس کا

آم تھوڑے بہت اگر نمٹے
کھو دیا ان کا لطف گرمی نے

آم بازار میں بھی کم پہنچے
پک چکے سب کے سب جو ہم پہنچے

لے ہے کھاتے ہیں اب کے آم فروش
گرمیوں نے اُڑا دئے ہیں ہوش

آم کی ہے بہار بارش سے
بیٹھ جاتا ہے تار بارش سے

مگر اب کے نہیں ہوئی وہ بات
خاک اُڑتی ہے باغ میں دن رات

گرم انبیوں کو کوئی کیا کھائے
اور جو کھائے تو پھر مزا پائے

گرم رس سے ہو پیٹ میں گڑبڑ
آم بن جائے درد۔ دُکھ کی جڑ

دھوپ سے [illegible] آم ہو اگر ٹپکا
ہے بُرا آم کھانے کا لپکا

آم کم ہیں تپش کی شدت ہے
اس میں بھی کچھ خدا کی حکمت ہے

لوگ بیمار پڑتے کھا کے آم
کرتے ہیں اب مزے سے سب آرام

Taj Tahir Foundation

پھل جھڑیاں

لڑکوں کے واسطے تو ہے یہ شب برات کھیل | اک ہاتھ میں انار تو ہے دوسرے میں بیل
خوانوں پہ خوان جانے لگے ہیں اِدھر اُدھر | حلوے کی چار سمت ہوئی خوب ریل پیل

اس شب برات کا بھی نرالا ہی روپ ہے | لڑکوں کو اس میں دن کی طرح دوڑ دھوپ ہے
ہتابیاں چُھٹا کے وہ کہتے ہیں بار بار | دیکھو تو رات کو یہ نکل آئی دھوپ ہے

کہنے لگی انار سے یوں جل کے تومڑی | تو کیا ہے میرے سامنے میں تجھ سے ہوں بڑی
دونوں میں ایک لڑکے نے دیدی جو اُٹھ کے آگ | تو کِھل کھلا کے ہنسنے لگی ایک پُھلجھڑی

ایک لڑکے نے جو میدان میں چھکا چھوڑا | دوسرے نے بھی اسی وقت پٹاخا چھوڑا
تومڑی چھٹنے کی آواز جو آئی گھر میں | گئے سب بچّے اُسے دیکھنے جلوا چھوڑا

کیا بتائیں تمہیں شبرات میں کیا کیا دیکھا | پھلجھڑی کا کبھی ہتابی کا جلوہ دیکھا
اک چھچھوندر نے جلا ڈالے بہت سے چھپر | ہم نے گھر پھونک کے اچھا یہ تماشا دیکھا

Taj Tahir Foundation

نیک بنو نیکی پھیلاؤ

سچ بولو سچے کہلاؤ | سچ کی سب کو ریس دلاؤ
جب اَوروں کو راہ بتاؤ | خود رستے پر تم آجاؤ

قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

ہے جس گھر میں ایک بھی اچّھا | واں نہ رہے گا نام بُرے کا
تم بھی چلن دکھلاؤ کچُھ ایسا | جس سے ہو سارے گھر میں اُجالا

قوم کو اچھّے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

جو پڑھنے میں کرتے ہیں محنت | سیکھنی ہے شوق ان سے جماعت
ہوتی ہے جن کو کھیل کی عادت | دیتے ہیں سب کو کھیل کی رغبت

قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

محنت کر کے جو ہیں کماتے | سب کو محنت وہ ہیں سکھاتے
جو نہیں ہاتھ اور پاؤں ہلاتے | سب کو اپاہج وہ ہیں بناتے

قوم کو اچھّے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

Taj Tahir Foundation

رحم ہے سب کو رحم سکھاتا
ظلم ہے سب کو ظلم سجھاتا
نیک ہے نیکی سب کو بتاتا
بد اوروں کو بد ہے بناتا

قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو نیکی پھیلاؤ

چوری کا مال

اک چور نے اک آدمی کا کوٹ چرایا
وہ لے کے اسے بیچنے بازار میں آیا
لوگوں کی بہت بھیڑ تھی بازار کے اندر
معلوم نہ ہوتا تھا کوئی اپنا پرایا
لوگوں سے کہا چور نے ہے کوٹ بکاؤ
لے لو اسے یہ ہم نے نیا مال منگایا
یہ کوٹ تھا اک اور اچکے کی نظر میں
جب آنکھ بچی اس نے اسے صاف اڑایا
پچھتایا بہت کوٹ کا جو چور تھا پہلا
کہنے لگا۔ افسوس نہ کچھ نفع اٹھایا
بازار سے محروم چلا۔ واہ ری قسمت
اور اپنا سا منہ لے کے اسی طرح گھر آیا
پوچھا یہ ہر اک نے بتاؤ تو سہی تم
وہ کوٹ دیا کتنے کو۔ کیا نفع کمایا؟
اس نے یہ کہا۔ اس کا میں کیا حال بتاؤں
جس طرح سے آیا تھا۔ اسی طرح گنوایا
جو مال ہو چوری کا۔ نکل جاتا ہے یوں ہی
چوری سے ہر انساں کو بچاتا تو خدایا

Taj Tahir Foundation

امتحان پاس کرو

جو عالم ہے وہی سب سے بڑا ہے | اُسی کی قدر ہے عزّت ہوا ہے
یہ سچ ہے لکھنے پڑھنے میں مزا ہے | ہر اک کو علم سے رُتبہ ملا ہے
کرو محنت سے تم بھی امتحاں پاس

نہ لکھنے پڑھنے سے تم جی چراؤ | بُری ہے کاہلی اس کو بھگاؤ
ہمیشہ علم کی دولت کماؤ | ضرور اس کیمیا کو تم بناؤ
کرو محنت سے تم بھی امتحاں پاس

کرو اپنا سبق تم یاد ازبر | سُنا دو اپنے اُستادوں کو فرفر
پڑھا دو قوم کو تم آپ پڑھ کر | یہ علمیّت بڑا اچھّا ہے زیور
کرو محنت سے تم بھی امتحاں پاس

نہ ہارے آدمی ہمت نہ ہارے | اور اپنا کام کوشش سے سنوارے
یہ پڑھنا کام آئے گا تمہارے | تمہیں اچھّا کہیں گے لوگ سارے
کرو محنت سے تم بھی امتحاں پاس

جو بچّے کرتے ہیں اپنا سبق یاد | تو خوش رہتے ہیں اُن سے ان کے اُستاد
ہر اک کاپی پہ کھنچ جائے گا بس صاد | خدا کرتا نہیں محنت کو برباد
کرو محنت سے تم بھی امتحاں پاس

پرائے سر ہے اپنا پینا کھانا | نہ ہاتھ آئے گا پھر ایسا زمانہ

Taj Tahir Foundation

کرو ہرگز نہ کوئی بھی بہانا
بنو لکھ پڑھ کے تم ہُشیار دانا
کرو محنت سے تم بھی امتحاں پاس

عید پیچھے ٹر

زمانے میں وہ [illegible] ہو گئی
ہر اک آدمی کو خبر ہو گئی
خوشی عید کی کس [illegible] ہو گئی
بس اک دن مزے سے بسر ہو گئی
گئی عید کل۔ آج ٹر ہو گئی

بہت چھوٹے بچّوں کو پیسے ملے
ہوئے خرچ ویسے ہی جیسے ملے
سب آپس میں خوش ہو کے کیسے ملے
جُدا اب نہ ہوں گے کچھ ایسے ملے
گئی عید کل۔ آج ٹر ہو گئی

نہ وہ عید ہے اب نہ اس کی بہار
دئے سب نے رنگین کپڑے اُتار
سوّیوں کا بھی خوب میٹھا تھا تار
وہ دن یاد آتا ہے اب بار بار
گئی عید کل۔ آج ٹر ہو گئی

زباں میں ہے شیر و شکر کا مزا
کہ مُنہ عید نے خوب میٹھا کیا
وہ دن تھا بڑے لطف کا واہ وا
بس اب یاد سے اس کی کیا فائدہ
گئی عید کل۔ آج ٹر ہو گئی

بڑی دھوم سے ٹر کا میلا بھرا
خوشی ہی خوشی تھی غرض جا بجا

Taj Tahir Foundation

چلی ایک دن ایسی اچھی ہوا — کہ دل کی کلی کو دیا تھا۔ کھلا
گئی عید کل۔ آج ٹڑ ہوگئی

اخلاقی غزل

کبھی رنج تم کو بھی حاصل نہ ہوگا — جو رنجیدہ تم [illegible] کوئی دل نہ ہوگا
یہ سچ ہے۔ جو انسان جاہل نہ ہوگا — وہ جاہل [illegible] سے ہرگز مقابل نہ ہوگا
اگر راست بازی کی خو تم میں ہوگی — تو پھر کون ہوگا۔ جو مائل نہ ہوگا
جلا ہے جو آتش میں رشک و حسد کی — تو ہوگا لوہے کا۔ وہ دل نہ ہوگا
نہ جاہل سے بحثیں کرو تم۔ کہ وہ تو — غلط بھی کہے گا۔ تو قائل نہ ہوگا
اگر اچھی تدبیر سے کام لو گے — کوئی کار مشکل بھی مشکل نہ ہوگا
اگر دوسروں پر نہ غصہ کرو گے — تو قہرِ خدا تم پہ نازل نہ ہوگا
کرو کام ویسے ہی۔ پڑھتے ہو جیسا — وہ عالم نہ ہوگا۔ جو عامل نہ ہوگا

گاڑی کے پہیے

چھوٹے پہیے سے بڑے پہیے نے گاڑی کے کہا — دیکھو ہم میں اور تم میں فرق ہے کتنا بڑا
سامنے میرے حقیقت ہے تمہاری کیا بھلا — ساتھ دے سکتے ہو پھر رستے میں تم کیونکر مرا

Taj Tahir Foundation

چھوٹے پہیے نے دیا سُن کر بڑے کو یہ جواب
مانتا ہوں میں بڑے ہیں آپ لیکن اے جناب
میری تیزی کرتی ہے پوری مرے قد کی کمی
اس لئے آگے لگاتے ہیں مجھے سب آدمی
ہے یہ مطلب شکل سے کھانا نہ دھوکا تم کہیں
کام سے ہے آدمی کی قدر۔ صورت سے نہیں

بڑوں کا کہا مانو

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آئیں — کالی کالی گھٹائیں چھائیں
بجلی چمکی بادل گرجا — چھم چھم چھم چھم پانی برسا
مینہ جو تھما۔ احمد گھبرایا — بیٹھے بیٹھے جی اُکتایا
چاہا اُٹھ کر باہر جائے — سَیر سے اپنا دل بہلائے
ماں نے کہا جاؤ گے کیونکر — پانی کیچڑ ہو گا سڑک پر
بات سنو اس وقت نہ جاؤ — لاؤ اپنا پچھلا سُناؤ
ماں کا کہا اس نے نہ مانا — اچکن پہنی۔ چاہا۔ جانا
پاؤں جو پھسلا۔ بن گئی یہ گت — کیچڑ میں وہ ہو گیا لت پت
ماں نے فوراً آ کے اُٹھایا — پھر تو بہت دل میں شرمایا
حُکم بڑوں کا مانو بچّو — فرض یہ اپنا جانو بچّو

Taj Tahir Foundation

بچّوں کو نصیحت

کرو تم بزرگوں کی خدمت زیادہ
کرے گا خدا تم پہ رحمت زیادہ

ادب تم کرو خوب اپنے بڑوں کا
کرو اپنے چھوٹوں پہ شفقت زیادہ

جو تم اُن کو چاہو۔ وہ چاہیں گے تم کو
محبّت سے [illegible]بت زیادہ

جو بوجھ اُٹھ سکے۔ شوق سے تم اُٹھاؤ
کرو پر ن[illegible] سے محنت زیادہ

جو پڑھنے کا ہو وقت اُس میں پڑھو تم
کہ پڑھ[illegible] سے ہوگی لیاقت زیادہ

جو ہو کھیل کا وقت خوب اس میں کھیلو
کہ آ[illegible]ہے کھیلوں سے طاقت زیادہ

نہ مغرور ہو مال پر اپنے ہرگز
کہ ہے پاس اَوروں کے دولت زیادہ

نہ بولو کبھی جھوٹ۔ چغلی نہ کھاؤ
خ[illegible]کو ہے جھوٹوں سے نفرت زیادہ

پڑو نوکری میں نہ ہو کر بڑے تم
[illegible]رُتبے میں اس سے تجارت زیادہ

بڑا مال تم سمجھو علم و ہُنر کو
نہیں ہے کوئی اس سے دولت زیادہ

ہے بس ہاتھ کا میل دُنیا کی دولت
نہیں اس سے اس کی حقیقت زیادہ

کرو کام وہ جس میں سب کا بھلا ہو
کریں کیا ہم اس سے نصیحت زیادہ

شفیق[illegible] کی گڑیا

میری آپا نے منگائی گڑیا [illegible] بھائیوں کو مرے بھائی گڑیا

Taj Tahir Foundation

چاہتی ہیں مری اماں بھی اُسے
وہ نہیں کرتی شرارت کوئی
روٹھتی ہے نہ خفا ہوتی ہے
چیختی ہے نہ وہ چلاتی ہے
دیکھ تو کیسی [illegible] بھولی بھالی
ٹالتی ہی نہیں [illegible] کوئی
بُغض عادت میں نہیں [illegible]س کی
کوئی پُوچھے کہ نگوڑ[ی] گڑیا
واہ کیا رنگ گلہری لائی
مجھ سے آئی ہے مقابل ہونے
ورنہ ابا کو نہ لانے دیتی
یُوں چڑھے سر پہ نگوڑی گڑیا
بھاڑ میں جائے جلاپا اس کا
آج میں نوچ کے پھینکوں گی اُسے
سُن شفیقہ یہ شرارت ہوگی
پھر منگا دیں گی نہ آپا گڑیا
تب میں روٹھوں گی خفا ہوؤں گی
کوئی روکے گا۔ تو چلاؤں گی

مجھ سے کہتی ہیں شفیقہ سُن لے
چیز کرتی نہیں غارت کوئی
مار کھاتی ہے۔ نہ وہ روتی ہے
نہ مچلتی ہے۔ نہ جھنجھلاتی ہے
نہیں دیتی ہے کسی کو گالی
مانگتی ہی نہیں گہنا کوئی
عیب خصلت میں نہیں ہے اس کی
لاکھ پیوندوں کی جوڑی گڑیا
اُس کی آنکھوں پہ ہے چربی چھائی
بلکہ بڑھ جانے کے قابل ہونے
گھر میں مُردار کو آنے دیتی؟
زہر کی گانٹھ ہے [ہ]س کی پُڑیا
جھونکو چُولھے میں بڑاپا اس کا
ہاں مگر سوچ کے پھینکوں گی اُسے
تجھ سے ایک چیز یہ غارت ہوگی
اور لادیں گے نہ ابا گڑیا
[illegible]ی جاؤں گی۔ تو پھر روؤں گی
[illegible]ئی ٹوکے گا تو جھنجھلاؤں گی

بات یہ کوئی نہیں اچھی ہے
ٹھیک اماں نے کہا تھا سچ ہے
اب نہ دوں گی کبھی گالی توبہ

مجھ [...] سے گڑیا ہی کہیں اچھی ہے
مجھ [...] تو اچھی ہے گڑیا سچ ہے
توبہ کرتی ہوں الٰہی توبہ

نصیحت

لڑکے قدم زمین پہ رکھنا سنبھال کر
نیکی کی بات سوچ۔ اگر سوچتا ہے تو
خوش ہوں گے تجھ سے سب جو لکھے پڑھے گا تو
جو چیز تجھ کو مل گئی۔ کر اس پہ صبر شکر
سمجھیں گے سب یہ بچہ ندیدہ ہے کس قدر
فوراً کرو۔ ہو کام جو کچھ والدین کا
مٹھی میں تیری [...] دباتے ہو کس لیے
ڈر ہے۔ کہ دوڑتے میں کہیں گر پڑو نہ تم

چیونٹی [...] رہی ہے اسے دیکھ بھال کر
ہرگز [...] کا دل میں نہ اپنے خیال کر
شہرت جو چاہتا ہے۔ تو پیدا کمال کر
جو شے نہیں ملی ہے۔ نہ اس کا ملال کر
[...]ھی ہی چیز ہو۔ نہ کسی سے سوال کر
[...]شغول کھیل میں نہ ہو تم اس کو ٹال کر
[...] کھاؤ گے جان اس کے بدن سے نکال کر
احمد میاں چلو۔ تو ذرا دیکھ بھال کر

ایک چوہا اور شیر

(۱)

موسم گرما میں اک دن یوں ہی [...] شیر اک سایہ میں سوتا تھا پڑا

طے کیا اُس نے سفر تھا دور کا
تھک کے خرّاٹوں سے تھا وہ سو رہا
ایک چوہا جو کہ رہتا تھا وہاں
چڑھ گیا اس کے بدن پر ناگہاں
تھک کے اس دن اس قدر وہ چور تھا
چوہے کے چڑھنے سے وہ غافل رہا
مُنہ پہ جب اس کے وہ چوہا چڑھ گیا
تب وہ جاگا۔ اور بہت غصے ہُوا
اپنا پنجہ اُس [illegible] کر یوں کہا
کیوں نہ کھالوں تجھ کو زندہ تو بتا؟
چوہے نے بے انتہا عاجزی
اور یوں کہہ کر معافی مانگ لی
یہ ہُوا اَنْ جان میں مجھ سے قصور
بخش دیں چھوٹے سے چوہے کو حضور
یُوں تو ہوں میں چھوٹا ہی سا جانور
وقت پر میں کام آؤں گا مگر
شیر اس کی بات یہ سُن کر ہنسا
ہاتھ اُٹھایا۔ اور کیا اس کو رہا

بعد کچھ عرصے کے قصّہ یوں ہوا
چاندنی میں شیر تھا واں پھر رہا
وہ اچانک جال میں اِک پھنس گیا
پھانسنے کو اُس کے جو تھا لگ رہا
جتنی کوشش کی۔ وہ سب بے سُود تھی
کھل سکی اُس دم نہ کچھ کاری گری
جب شکاری نے اسے دیکھا پھنسا
ہنس کے اپنے ساتھیوں سے یوں کہا
جلدی سے اس شیر کو ہم باندھ لیں
بادشہ کے سامنے پھر لے چلیں
سوچ کر یہ باندھا اس نے شیر کو
گاڑی لینے کو چلے وہ شہر کو
اتنے میں چوہا بھی آپہنچا وہاں
[illegible] اُس کا دوست لیٹا تھا جہاں
شیر کو بے تاب و طاقت دیکھ کر
[illegible] کہا دل میں مدد اب اس کی کر[illegible]

وہ گیا نزدیک۔ اور اس سے کہا
چوہے نے جلدی سے کاٹا جال کو
شیر نے جو مہربانی اس پہ کی
ہو سکے جب مہربانی تم کرو

جنگلی پھول

جا رہا تھا ایک دن جنگل کو میں
گدگدی سی دل میں اک پیدا ہوئی

دیکھتا کیا ہوں اُدھر کو سائے میں
دیکھ کر اس ننھے تارے کی طرف

میرا جی چاہا۔ کہ اس کو توڑ لو…
ہائے مجھ کو توڑتے ہو کس …
…

تب اُکھاڑا میں نے اس کو …
لے کے آیا اس کو پھر گھر کی …

د… چیونٹی …
اور …
اُس کی … تھیں دو نو بے ہراس
مہر کرنا فر…ل کو بہلاتی رہی
… انتظام
…ی سب ٹھٹھر گئے
… سخت مشکل ہو گیا
… پر وہ پچھتائی بہت
کا… باہر سے بھی لانے کا نہ تھا
…ہنا اس کو دو بھر ہو گیا
… چیونٹی کے گئی اک بار وہ
…ل سے میں ورنہ مرجاؤں گی آج
…لہ اتنا دوں گی۔ گھر بھر دوں گی میں
…رمیوں بھر کیا کیا تم نے بُوا؟
…رمیوں کی رُت یوں ہی جاتی رہی
…ور جھلا کر دیا اس نے جواب
…سم ہو یہ بھی تو ان ریتوں کے بعد

Taj Tahir Foundation

ایک سچ اور جھوٹ

ایک گھوڑا تھا نہایت [illegible] ہمیشہ سچ — ہے بھلے مانسوں کا پیشہ سچ

اس کے مالک نے [illegible] رہو گے عزیز — سچ تو یہ ہے۔ کہ سچ ہے اچھی چیز

جسم کا تیرے [illegible] ہو گے شاد — فکر سے پاک۔ رنج سے آزاد

وہ بدن رکھتا۔ نہ [illegible] گے دلیر — جیسے ڈرتا نہیں بہادر شیر

یوں دیا گھوڑے نے مالک [illegible] دل کو — کرتا آساں ہے سخت مشکل کو

آدمی سے بڑھ کے میں [illegible] کی جان — سچ سے رہتا ہے دل کو اطمینان

بھوت کا قصّے کہانی کے [illegible] انی — سچ سے ہوتی نہیں پشیمانی

بھوت سے ڈرنا بھی کوئی با[illegible]جڑ — سچ نہ ہو۔ تو جہان جائے اجڑ

سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر — اس میں بوڑھا ہو۔ یا کوئی بچّہ

اپنے دکھ کا کیجئے اوّل علاج — آپ کرتا ہے اپنا منہ کالا

جائے گا ایک روز بھانڈا پھوٹ

بچّہ سوچ[illegible]خت

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چوہا

نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے [illegible] کہ ہیں اس کے اندر بہت خوبیاں

خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا [illegible] کہ کرتے ہیں تعریف جس کی حکیم

کروں اس کے تجمّل کا کیا میں بیاں
عجب ٹھنڈی بو باس ہے پھول ہیں
ہرے اس کے پتّے بھی ہیں شان کے
اگر ان کو کپڑوں میں تم ڈال دو
نہ کچھ اُس کے تنکوں میں ہوتی بنے
اگر نرم ٹہنی کوئی ہاتھ آئے
تنے اور ٹہنے بھی ہیں کام کے
ہیں جس گھر میں بچّے۔ وہاں نیم ہے
اگر قد بڑا ہے۔ تو سِن بھی بڑا
غرض مثل ماں باپ کے ہے رفیق

ماں با…

اے پیارے بچو دل سے تم۔ ماں باپ کی عزّت کرو …
پالا تمہیں ماں باپ نے۔ اس وقت جب چھوٹے تھے تم
جب بھوک لگتی تھی تمہیں ماں دودھ دیتی تھی تمہیں
دھو کر تمہارا ہاتھ منہ۔ پہناتی تھی کپڑے …
اب تم خدا کے فضل سے۔ لکھنے لگے پڑھنے لگ…

کہ … جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر
پکاتے …

یہ کام آئے … ہوتا میرے رہنے کا پانی
تو کیڑا نہ کھاتا … کبھی کھاتا نہ گرتا
خلال اس سے ک…
تو مسواک … جاتا میں نیچے
… میں ڈبکی مار جاتا
ذریعے …

ہے ساری … بڑا اس میں ہے کیا شک
کہ برسا… میں جا کے تالابوں میں گرتا
درخ… اپنا پھیلاتا۔ اور … گاتا
مچھ… کتا میں۔ پھدک کر دوڑ جاتا

ہوا میں کس طرح اُڑتا اہاہا
بہت اُونچے سے دُنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا۔ تو میں کب ہاتھ آتا

Taj Tahir Foundation

جب پڑھ چکو گے علم سب۔ ایسا ہی پھر ہو گا کبھی
تب یہ کہیں گے تم سے ہم ماں باپ کی خدمت کرو

ایک ... گیں بھی
... جوان کی قدر

ایک گھوڑا تھا نہایت ...
اس کے مالک نے ...
جسم کا تیرے ...
وہ بدن رکھتا۔ نہ اس ... سورج نکالا
یوں دیا گھوڑے نے مالک ... بنائے
آدمی سے بڑھ کے میں ... ہیں

... کو خدا نے بنایا

جو دم بھر میں کرتا ہے گھر گھر اُجالا
چراغاں کے ہم کو تماشے دکھائے
یہ سارے خدا ہی نے پیدا کئے ہیں
بہت چوڑے اور گہرے دُنیا کے اندر
پہاڑوں سے جنگل میں لاکر بہائے
بلندی سے آتے ہیں طوفان ڈھائے
جنہیں دیکھ کر روح ہوتی ہے تازہ
جو دن بھر ہیں ... صدائیں سُنائے
اسی کے بنائے ہوئے تم ہو اور میں
کہ ہے وہ بڑا۔ اور سب کا ہے داتا

بھوت کا قصے کہانی کے سمندر
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے ...
اپنے دکھ کا کیجئے اوّل علاج

بچہ سوچ ...

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چوہا
نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے
خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا

بچپن کا زمانہ

آتا ہے یاد مجھ کو بچپن کا وہ زمانہ
اور اس پہ چڑھ کے میرا اک شہسوار بن کر
ٹوٹے ہوئے گھڑوں کی بھینسیں بنا کے رکھنا
مٹی کے وہ بنانا دو چار گول گولے
ننھے کا پاؤں پاؤں چلنا وہ لڑکھڑانا
آپا کی لے کے چٹکی وہ دور جا کے ہنسنا
ننھے کو گدگدانا سوتے میں وہ خوشی سے
چھوٹا سا بادشاہ تھا گھر سلطنت تھی میری

… جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر

لکڑی کی …
… نا میرے رہنے کا پانی
صحن مکان میر… کبھی کھاتا نہ گرتا
وہ تنکے چن کے …
مینڈھے … جاتا میں نیچے
… میں ڈبکی مار جاتا
میرا اچھ…

ننھی … تا بڑا اس میں ہے کیا شک
اماں … میں جا کے تالابوں میں گرتا
… اپنا پھیلاتا ۔ اور گاتا
پھدکتا میں ۔ پھدک کر دور جاتا

ہوا میں کس طرح اُڑتا اہا ہا
بہت اُونچے سے دُنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا ۔ تو میں کب ہاتھ آتا

چھو…

سیدہ کیسی پیاری بچی ہے
ذرا دیکھو تو اس کی صورت کو
ہے ابھی دو برس کی خیر سے جان
ماں نے جو کچھ اسے سکھایا …
وہ سبق سارے اس کو ہیں از…

Taj Tahir Foundation

ایک ... گام ... کے ساتھ

ایک گھوڑا تھا نہایت ... تے ہیں
اس کے مالک نے ... نہیں کرتی
جسم کا تیرے ... لتی نہیں
وہ بدن رکھتا۔ نہ ... لاچار
یوں دیا گھوڑے نے مالک ... ہو کر
آدمی سے بڑھ کے میں ... رتی
بھوت کا قصّہ کہانی کے ... اں
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی با...
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے ... گر
اپنے دُکھ کا کیجئے اوّل علاج ...

بچہ سوچ...

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چو ہا
نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے
خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا

سب کو کرتی ہے ہاتھ اُٹھا کے سلام
پوچھتی ہے مزاج جوڑ کے ہاتھ
بات ڈر کی کوئی سُناتے ہیں
دیر تک ہے نہیں نہیں کرتی
اپنی عادت کبھی بدلتی نہیں
ورنہ روتی نہیں کبھی زنہار
دودھ بھی مانگتی نہیں رو کر
ہے وہ ماں کی خوشامدیں کرتی
اور کبھی ڈالتی ہے گل بیّاں
اس کو کوئی گھرک دے کیا طاقت
اس نے سچ مچ وہیں بسور دیا
اُس کے تیور ہے دیکھتی رہتی
بار بار اس ... تی ہے "بولو"
پھر کوئی دیکھے اس کی آکے خوشی
پچی پھولی نہیں سماتی ہے
خوب پہچانتی ہے اِک اِک کو
...خالاؤں کے ہے چاؤ بہت
...کے کلمے کلام کی عاشق

غور سے ان کا پڑھنا سنتی ہے
ختم ہو چکتے ہیں جب ان کے بول
آرزو تو بہت ہے بولنے کی
یوں تو تھی جب ہی پیاری اس کی زباں
پھر تو آتا ہے اس پہ اَور بھی پیار
نہیں مُنہ سے نکلتے پورے بول
لوٹ جاتے ہیں ہنستے ہنستے سب
نئے آتے ہیں گھر میں جب مہمان
پاکے بیٹھا اِدھر اُدھر سب کو
اوپری شکل سے ہے گھبراتی
ہیں جو ماں جائے بھائی اَور بہن
پر ذرا بھائی سے ہے لاگ اس کو
پس جہاں ب... ...تے پاس ا...
جا لپٹتی ... دوڑ کے ماں سے
عمر اُس کی ... دراز کرے
چڑھیں ماں باپ کی سلامتی سے
...ری

اہر [illegible] جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر
کہتی ...
پر نہیں ا... ...نا میرے رہنے کا پانی
جب کہ کر... ...کبھی کھاتا نہ گرتا
ہوتی جاتی ...
بولتی ... ...ا جاتا میں نیچے
... ...ہیں ڈبکی مار جاتا
زور زو...
دیکھ... ...تا بڑا اس میں ہے کیا شک
د... ...ں میں جا کے تالابوں میں گرتا
... اپنا پھلاتا ۔ اور ... گاتا
مچھ... ...کتنا ہیں ۔ پھدک کر دوڑ جاتا

ہوا میں کس طرح اُڑتا اہا ہا
بہت اُونچے سے دُنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا ۔ تو میں کب ہاتھ آتا

ایک ... گفاق

ایک گھوڑا تھا نہایت برکت
اس کے مالک نے ... اے یارو
جسم کا تیرے ... ور بھوکے
وہ بدن رکھتا۔ نہ اس ... نے لگا
یوں دیا گھوڑے نے مالک ... ن کی
آدمی سے بڑھ کے میں ہوشیار
بھوت کا قصہ کہانی کے سو
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر
اپنے دکھ کا کیجئے اوّل علاج

دوستی بھی ہے اِک بڑی نعمت
اِک کہانی سناؤں میں تم کو
پھنس گئے جال میں شکاری کے
اور اُڑنے کو تلملانے لگا
پیش اُن میں سے ایک کی نہ گئی
بولا ان سے۔ کہ سُن لو سارے یار
اس میں کچھ فائدہ نہیں دیکھو
یوں رہائی ہے سخت ہی مشکل
اور اس نفسی نفسی کو چھوڑو
کوشش اُڑنے کی گر کرو گے اب
... یال کو ... گ ... ساتھ اپنے
... اُڑنے کی سب ... گائی گھات
... لے اُڑے جال ... ساتھ اپنے
اب سنو دوستی کی کیفیت
... کا چوہے سے دوستانہ تھا
... کترے وہ جال کو اُن کے

بچہ سوچ ...

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چوہا
نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے
خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا

جا کے آواز دی کہ اے پیارے
ہے اگر دوستی کا پاس تجھے
تیزی دانتوں کی جو تو دکھلائے
سُن کے آواز دوست کی چوہا
اپنے باریک تیز دانتوں سے
گرچہ تھے جان کے انہیں لالے
ہے غرض اب یہ اس کہانی سے
اور آپس میں دوستی رکھو

ہیں ... جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر
تو پھر ...

بخیہ اس ... نا میرے رہنے کا پانی
بل سے باہر ... کبھی کھاتا نہ گرتا
کُترے اِک ...
بچ گئے ... اتا جاتا میں نیچے
کوشش ... میں ڈبکی مار جاتا

دو ... نا بڑا اس میں ہے کیا شک
... میں جا کے تالابوں میں گرتا
... اپنا پھلاتا - اور گاتا
پھدکتا میں - پھدک کر دوڑ جاتا

ہوا میں کس طرح اُڑتا اہا ہا
بہت اُونچے سے دُنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا - تو میں کب ہاتھ آتا

نصیحت

لڑکو کبھی نہ اُترو چڑھو چلتی ریل میں
برتاؤ ہم جماعت ... کی ہوں
مرجائے گی ... تری چونچ سے
اسکو ... بچے ہیں نوک دار
... سے بڑھ کر ہے پیاری مجھے
... کھنے کی ہیں گڑیاں مری
... ہیں

ایک [illegible]وتیوں کا صدقہ ہے

ایک گھوڑا تھا نہایت [illegible]
اس کے مالک نے [illegible]رے نے کبھی
جسم کا تیرے [illegible] جب اِک جا
وہ بدن رکھتا۔ نہ ا[illegible] گیا آکر
یوں دیا گھوڑے نے مال[illegible]پکوایا
آدمی سے بڑھ کے میں و[illegible]کھانا
بھوت کا قصہ کہانی کے [illegible]تھی
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے ب
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر
اپنے دُکھ کا کیجئے اوّل علاج

اپنے سب دوستوں کی دعوت کی
نوکر اس مسخرے نے اک [illegible] بھیجا
کر دئے کوڑے ان کے پھر جا کر
سارے یاروں نے مل کے جو کھایا
بولے وہ دوست جو کہ تھے دانا
اتنے ساماں کی کچھ نہ حاجت تھی
ہرج اس میں نہیں ہے کچھ بھی جناب
آپ ہر طرح مجھ سے ہیں فائق
آپ کی جوتیوں کا ہے صدقہ
[illegible]بال کو [illegible] کبھی وہ سمجھے
[illegible]ڑنے کی سب [illegible] نے دیکھے تب
[illegible]ے اڑے جال [illegible] ساتھ [illegible]قہ

بچہ سوچ[illegible]

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چوہا
نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے
خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا

[illegible]ب سنو دوستی کی کیفیت
[illegible] کا چوہے سے دوستانہ تھا
[illegible]کترے وہ جال کو اُن کے

جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر

ساون کی گھ...

دل کو ہر اک کے لبھاتی ہے گھٹا ساون کی
کالی کالی نظر آتی ہے کبھی اودی سی
جھومتے آتے ہیں مستوں کی طرح سے بادل
کم نہیں توپ کی آواز سے بادل کی گرج
خوب بارش میں ہے بجلی بھی چمکتی۔ گویا
بھر دیا خوش نما پھولوں سے زمیں کا دامن
روشنی دن کی اندھیرے سے بدل دیتی ہے
جھومتے پھرتے ہیں جھونکے میں ہوا کے بادل
کچھ نہال اس سے نہ پودے ہی فقط ہوتے ہیں
مال پوڑے کو ... کرتی ہوں
جس طرف ... ں تری چونچ سے
ایک ... ھی نہ ... نچے ہیں نوک دار
الیس... ی سے بڑھ کر ہے پیاری مجھے
... پلنچ کھنے کی ہیں گڑیاں مری!
مگر ... ہیں

...ہوتا میرے رہنے کا پانی
رنج و غم سارے مٹ کر کبھی کھاتا نہ گرتا
رنگتیں خوب دکھ... جاتا میں نیچے
لڑکھڑاتی ہو... میں ڈبکی مار جاتا
آسماں سر ...

آگ پانی ... تا بڑا اس میں ہے کیا شک
گل کھ... میں جا کے تالابوں میں گرتا
مان ... اپنا پھلاتا۔ اور ... گاتا
پدگ... پھد کتا ہیں۔ پھدک کر دوڑ جاتا

ہوا میں کس طرح اڑتا اہا ہا
بہت اونچے سے دنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا۔ تو میں کب ہاتھ آتا

Taj Tahir Foundation

ایک ...ّا اور کوئل

ایک گھوڑا تھا نہا... پوچھا سچ بتا
اس کے مالک نے ... یہ تو کہو
جسم کا تیرے ... ایک ہے
وہ بدن رکھتا۔ نہ ... رکھتے ہیں
یوں دیا گھوڑے نے مالک ... کو دودھ
آدمی سے بڑھ کے میں ... بال
بھوت کا قصّہ کہانی کے ... ہے
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی با... ہیں
سایہ تو آنکھوں سے آتا ...
اپنے دُکھ کا کیجئے اوّل علاج ...

کیوں تیری عزّت ہے دُنیا میں سوا؟
مجھ سے کیوں نفرت ہے لوگوں کو بھلا؟
وجہ مجھ سے پھر بھلا نفرت کی کیا؟
پالتے ہیں شوق سے تجھ کو سدا
اور مجھ کو سب بتاتے ہیں دغا
اور مجھ پر کیوں ہے یوں ظلم اور جفا؟
چوری کرنے کی ہے لت تجھ میں سوا
اور کاں کاں ہے تیری ہر دم صدا
جا کے جنگل سے میں لاتی ہوں غذا
خوش ہوئے سب جب کہ میں بولی ذرا
... بال کو... ... بے حیا
...ڑنے کی سب... ...ہو گیا
...لے اُڑے جال ... ساتھ ... سدا

بچّہ سوچ...

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چوہا ... ب سنو دوستی کی کیفیت
نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے ... کا چوہے سے دوستانہ تھا
خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا ... کترے وہ جال کو اُن کے

جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر

ٹڈّی اور چیو...

ٹڈّی اور چیونٹی کا گھر تھا پاس پاس
گرمیوں بھر ٹڈّی تو گاتی رہی
اور چیونٹی نے کئے محنت کے کام
کچھ دنوں کے بعد جاڑے آ گئے
چپّہ چپّہ برف کی سِل ہو گیا
دیکھ کر یہ ٹڈّی گھبرائی بہت
کچھ ذخیرہ پاس کھانے کو نہ تھا
حال بے چاری کا ابتر ہو گیا
بھوک سے جب ہو گئی لاچار وہ
اور کہا۔ دو قرض تھوڑا سا اناج
اگلی گرمی میں ... کرتی ہوں
سُن کے ...
بولی ... ں تری چونچ سے
گ... کبھی نہ ... بجے ہیں نوک دار
اپ... سے بڑھ کر ہے پیاری مجھے
فقط دیکھنے کی ہیں گڑیاں مری

چین سے رہنا میرے رہنے کا پانی
خوب اپنے ... کبھی کھاتا نہ گرتا
کر لیا آگے ... جاتا ہیں نیچے
اس قدر ... میں ڈبکی مار جاتا
چلنا پھ...

اپنی ... بڑا اس میں ہے کیا شک
وقت ... میں جا کے تالابوں میں گرتا
زند... اپنا پھیلاتا۔ اور ... گاتا
یا ... پھدکتا ہیں۔ پھدک کر دوڑ جاتا

ہوا میں کس طرح اُڑتا اہا ہا
بہت اُونچے سے دُنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا۔ تو میں کب ہاتھ آتا

Taj Tahir Foundation

ایک گھوڑا اور سایہ

ایک گھوڑا تھا نہایت عیب دار
اس کے مالک نے خفا ہو کر کہا
جسم کا تیرے … سایہ ہے وہ
وہ بدن رکھتا۔ نہ اس … جان ہے
یوں دیا گھوڑے نے مالک … جواب
آدمی سے بڑھ کے میں ڈرتا نہیں
بھوت کا قصہ کہانی کے سوا
بھوت سے ڈرنا بھی کوئی بات ہے
سایہ تو آنکھوں سے آتا ہے نظر
اپنے دکھ کا کیجئے اوّل علاج

اپنے سائے سے بدکتا بار بار
سُن تو احمق! جس سے ہے تو ڈر رہا
نہ درندہ ہے نہ چوپایہ ہے وہ
تو بڑا ڈرپوک اور نادان ہے
سچ کہا یہ آپ نے۔ لیکن جناب
اَن ہوئی باتوں کا جس کو ہے یقیں
ہے نشاں گھر میں نہ جنگل میں پتا
کیا یہی وہمی آدمی کی ذات ہے
کیا عجب ہے۔ جو ہُوا مجھ پر اثر
دوسروں کا پوچھئے پیچھے مزاج

بچہ سوچ…

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں چوہا
نہیں معلوم کیا ہے گھر کے نیچے
خبر ہر اک جگہ کی جا کے لاتا

…بال کو…
…ڑنے کی سب…
…لے اُڑے جال … ساتھ …
…ب سنو دوستی کی کیفیت
…کا چوہے سے دوستانہ تھا
…کُترے وہ جال کو اُن کے

Taj Tahir Foundation

جھپٹا مارتی بلی جو مجھ پر
تو جھٹ گھس جاتا اپنے بل کے اندر

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں مچھلی
مزے سے تیرتا ہر وقت پھرتا
تماشے دیکھتا پانی کے سارے
پکڑنے واں مجھے گر کوئی جاتا

مکان ہوتا میرے رہنے کا پانی
نہ میں ٹھوکر کبھی کھاتا نہ گرتا
کبھی اوپر [illegible]ا جاتا میں نیچے
تو میں [illegible] میں ڈبکی مار جاتا

مزہ ہوتا اگر ہوتا میں مینڈک
کبھی میں آن کر خشکی میں پھرتا
مجھے برسات کا کہنے گوّیا
پکڑنے کو مجھے گر کوئی آتا

مزا [illegible]تا بڑا اس میں ہے کیا شک
کبھی میں جا کے تالابوں میں گرتا
[illegible] اپنا پھلاتا۔ اور گاتا
پھدکتا میں۔ پھدک کر دوڑ جاتا

مزہ ہوتا [illegible] گرتی ہوں
نہ پو[illegible]ں تری چونچ سے
میں [illegible]ھی نہ [illegible]ے ہیں نوک دار
الیس[illegible]ں سے بڑھ کر ہے پیاری مجھے
[illegible]فقط دیکھنے کی ہیں گڑیاں مری!

ہوا میں کس طرح اڑتا اہا ہا
بہت اونچے سے دنیا دیکھتا میں
کہ مجھ کو دیکھتے سب چیل کوّے
اگر جاتا۔ تو میں کب ہاتھ آتا

Taj Tahir Foundation

کسی کی شکل پر مت ہنسو

ایک لڑکی کا ذرا کالا تھا رنگ
تھے اکھٹے دونوں مل کے کھیلتے
ایک دن اُن [illegible] گھر میں پڑا
دیکھی صورت اُس میں [illegible] جو ہیں
اُس کے ہنسنے کا سبب [illegible] پا گئی
آئی پھر روتی ہوئی وہ ماں کے پاس
بھائی کو بُلوا کے اماں جان ابھی
ماں نے اس کی جو بہت تھی ہنستا
اس کی ٹھوڑی کو پکڑ کر یہ کہا
خاصی اچھی شکل ہے اے میری جاں
اور اگر ایسا ہی تم کو ہے خیال
تو کرو بیٹی ہمیشہ نیک کام
اچھی صورت گر نہیں تو شرم کیا؟
پھر بلا ماں نے کہا بیٹے سے یہ
کیوں ہنسے تھے تم بہن کی شکل پر
یہ جو صورت ہے تمہاری چاند سی

اور اس کے بھائی کا گورا تھا رنگ
کچھ بھی ان کے دل میں رنج و غم نہ تھے
اتفاقاً ایک آئینہ ملا
کھِل کھِلا کر ہنس پڑا لڑکا وہیں
اور اپنے دل میں شرمندہ ہوئی
اور یوں کہنے لگی ہو کر اُداس
کہہ دو آئینہ نہ دیکھیں وہ کبھی
پونچھ کر آنچل سے آنسو کر کے پیار
کون اس صورت کو کہتا ہے بُرا؟
تُو نہ کرنا اپنے دل میں کچھ دھیان
[illegible] بال کو [illegible] کا ملال
[illegible] ڑنے کی سب [illegible] نام
[illegible] لے اُڑے جال [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] ب سنو دوستی کی کیفیت
[illegible] کا جو ہے سے دوستانہ تھا
[illegible] و کُترے وہ جال کو اُن کے

Taj Tahir Foundation

گر کسی کی شکل ہو سچ مچ بُری
تو بھی اُس میں کیا خطا اس شخص کی

اور جس کو اچھّی صورت دے خدا
اس کو بھی کچھ حق نہیں ہے فخر کا

ہاں مگر جو کوئی اپنے ہاتھ سے
اپنی صورت کو بنائے آپ سے

تب تو ہو بے شک جگہ کچھ فخر کی
یہ نہیں ممکن مگر بیٹا کبھی

کرکے اچھے کام اے پیارے مرے
تم لگاؤ چا[illegible] اس شکل کے

اس کو بخشا ہے خدا نے جو شرف
یہ نہ ہو [illegible] پائے اس میں کچھ کلف

اچھی صورت سے ہیں اچھے۔ اچھّے کام
ختم کر[illegible]شد حکایت والسلام

زہرہ کی مینا

مری پیاری مینا بتا دے مجھے
محبت سے میری خوشی ہے تجھے؟

تری باتیں لگتی ہیں کیسی بھلی
مری اچھی مینا۔ مری دل لگی

محبت ہیں [illegible]ے کرتی ہوں
مگر تیرے پاس آنے سے ڈرتی ہوں

مجھے [illegible]س تری چونچ سے
کہیں میری بوٹی نہ تو نوچ لے

اگ[illegible]ھی نہ [illegible]نجے ہیں نوک دار
مگر پھر بھی میں تجھ کو کرتی ہوں پیار

ایس[illegible]
تو گڑیوں سے بھی ہے دلاری مجھے

[illegible]ی سے بڑھ کر ہے پیاری مجھے
مگر تو تو ہے بولتی چالتی

فقط دیکھنے کی ہیں گڑیاں مری

Taj Tahir Foundation

ہمارے مور

خوب صورت ہیں کیا ہمارے مور — اچھے لگتے ہیں مجھ کو پیارے مور
تم سے ان کا اگر کہوں قصہ — تو لگے گا تمہیں بہت اچھا
مورنی نے دیئے تھے دو انڈے — مل گئے وہ کہیں چچا کو مرے
انڈے مرغی کے تھے ہمارے گھر — ان ہی دونوں وہ رکھ دیے لاکر
پھر جو ان پر بٹھائی [illegible] مرغی — تو انہیں رات دن وہ سینے لگی
جب کہ انڈوں کے بن گئے بچے — دیکھ کر سب نے وہ پسند کئے
اور جو مورنی کے انڈے تھے — ان کے بچے بھی ساتھ میں نکلے
دیکھے بچے جو ہم نے موروں کے — تو وہ بالکل تھے مثل مرغوں کے
باتیں بس ان میں دو نرالی تھیں — ٹانگیں لمبی تھیں۔ اور کالی تھیں
پر نہ مرغی نے فرق پہچانا — اپنے بچے بس ان کو بھی جانا
ہر گھڑی اپنے ساتھ رکھتی تھی — کبھی [illegible] نے دیتی تھی
اس طرح سے بہت سے دن گزرے — بڑھ گئے بچے [illegible] کے
اب بری صورت ان کی بھاتی ہے — اور چمک ان [illegible] ساتھ [illegible] ہے
گو ہے مرغی اسی طرح چھوٹی — موروں نے پر بہت کیفیت [illegible]
بڑھ گیا اس قدر ہے قد ان کا — ہے بڑا ماں سے چار پانچ [illegible]
پر یہ مرغی کے ساتھ رہتے ہیں — اور دکھ اس کے ساتھ سہتے ہیں

گر کوئی جانور ستاتا ہے
اور مرغی کو خوف آتا ہے
تو مدد کرتے ہیں ضرور اس کی
رہتی محفوظ جس سے ہے مُرغی
مرغی کھانے کی چیز پاتی ہے
تو اُسی وقت کُڑ کُڑاتی ہے
اور کھانے پہ چونچ مارتی ہے
گویا چوزوں کو یہ پکارتی ہے
مور بھی ساتھ ان کے آتے ہیں
اور مل جُل [illegible] کھاتے ہیں
اور نیا اک تماشا تم دیکھو
مو[illegible] اُڑنا [illegible]تے ہیں اس کو
کوششیں کرتی ہے وہ اُڑنے کی
نقل کر[illegible] ہے اپنے بچّوں کی
لیکن اس میں وہ ہوتی ہے ناکام
اور رہ جاتی ہے کلیجہ تھام
نقل وہ کر سکے بھلا کیونکر
مور سے جب نہیں ہیں اس کے پَر

بچّو! خدا کی یاد ہمیشہ کیا کرو

بچّو! خدا کی یاد ہمیشہ کیا کرو
اُٹھتے ہی اس کا نام زباں سے لیا کرو
جب تُم دُعا کرو تو اسی سے دُعا کرو
بہتر یہ ہے کہ شُکر خُدا کا ادا کرو
وہ اپنی چیز مانگ لے تم سے تو کیا کرو
ننھے میاں خُدا سے یہی التجا کرو

اپنی ضرور[illegible] نہ کہا کرو
جو رات [illegible] کہاں تھا نیند میں
ہر [illegible] بھی نہ [illegible] فقط اختیار ہے
ایس[illegible]ی. زباں میں بیاں دیا
[illegible] اس نے جان بھی دی اور زباں بھی
[illegible] میاں! تو ہم پہ کرم اور رحم کر

Taj Tahir Foundation

بھڑکے گا وہ کبھی نہ تمہارے سوال پر
وہ مہرباں ہے خوف نہ اس سے کیا کرو
دم بھر نہ اس کے ذکر سے غافل ہوا کرو
بچو! خدا کی یاد ہمیشہ کیا کرو

موتی ایک پالی ہوئی بلّی

میاؤں! میاؤں [illegible] بلّی ہے آہا
بہت شوق سے اس کو ہے میں نے پالا
بُلاتا ہوں اب میں وہ آتی ہے دیکھو
قدم میری جانب بڑھاتی ہے دیکھو
مری گود میں بیٹھ جائے گی آکر
محبّت سے پھیروں گا میں ہاتھ اس پر
اری موتی! پُس پُس! ادھر آ۔ ادھر آ
وہ آئی میرے ہاتھ کو لپٹی اے ہے
دباتی ہے مُنہ میں وہ ہلکے سے اُنگلی
ذرا دانت اپنا نہیں چبھنے دیتی
وہ پھر چھوڑ کر اس نے پنجے سے پکڑا
وہ بھاگی۔ پھر آئی۔ وہ مارا جھپٹّا
یہ اُچھلی۔ یہ کودی۔ لو وہ گر پڑی ہے
یوں ہی کھیلتی ہے۔ کھلاڑی بڑی ہے
چلی آئی اب پھر بُلانے سے میرے
اری [illegible] انے سے میرے
اری موتی شی شی! اری جاگ موتی
وہ چوہا گیا ہے [illegible] اگ موتی
گئی ہے بس اب وہ دبوچے گی اس کو
وہ پکڑے گی۔ کچلے [illegible] ساتھ [illegible] کو

[illegible] کیفیت

چڑیا اور آئینہ

ہمارے یہاں ایک چڑیا چڑا — بنا کر رہا کرتے ہیں گھونسلا
مرے کمرے میں اک بڑا طاق ہے — وہ ہے خوب صورت ہر اک طرح سے
بہت بوتلیں لمپ اور شیشیاں — قرینے سے رکھی ہوئی ہیں وہاں
اک آئینہ ہے ایک جانب رکھا — لگا ایک دیوار سے ہے دھرا
وہاں بار بار آکے چڑیا غریب — کیا کرتی ہے حرکتیں کچھ عجیب
پھدکتی ہے آئینے کے سامنے — تھرکتی ہے آئینے کے سامنے
کبھی چونچ مارے ہے آئینہ پر — کبھی پر بسارے ہے آئینے پہ
کبھی پیچھے آئینے کے جاتی ہے — کبھی سامنے لوٹ کر آتی ہے
سمجھ کر یہ دل میں وہ کرتی غرور — کہ آئی ہوئی چڑیا ہے یاں ضرور
نکالوں میں لڑ کر یہاں سے اُسے — ولیکن میں پاؤں کہاں سے اُسے
نہیں پاتی و[illegible]ح تو جب — تو چک چک سے اپنی ہے ڈھاتی غضب
چڑے کو [illegible]ے چڑیا جہاں — وہ آتا ہے آواز سُن کر وہاں
خدا[illegible] بھی نہ [illegible] ہے وہ اس سے کیا — عجب حرکتیں کرتا ہے پھر چڑا
[illegible] ایسے ہی حرکتیں — وہ جا بیٹھتا ہے پھر اک کونے میں
[illegible]یں دیکھتا جب کسی اَور کو — تو پھر چھوڑ دیتا ہے اس طور کو
مگر چڑیا خانم بھی آفت ہیں ایک — وہ تھکتی نہیں جنگ سے بی بی نیک

Taj Tahir Foundation

چڑا لمپ کی ایک چمنی پہ جا
تماشا ہے چڑیا کا واں دیکھتا
خدا جانے کیا سوچ کر پھر وہ آپ
اُترتا ہے کرنے کو اس سے ملاپ
سکھاتا ہے چڑیا کو آکر وہ صبر
مگر صبر کیا ہے وہ خاصا ہے جبر
وہ ہوتا ہے بیگم سے ایسا خفا
کہ اپنی جگہ پر ہے جا بیٹھتا
وہ کرتا ہے [illegible] کچھ اس طرح سے
کہ گویا وہ چڑیا سے ناراض ہے
جو چڑیا لڑائی سے [illegible]ک جاتی ہے
تو دم لینے کو پھر اُتر آتی ہے
نکالے ہیں دونوں نے بچّے ابھی
بڑے ہو کے اُڑتے پھریں گے کبھی

چھوٹا تارا

چھوٹے تارے اُبھر اُبھر کے چمک
میں تو حیران ہوں کہ تو کیا ہے
دُور دُنیا سے اس قدر اُونچا
آسماں پر تُو ایک ہیرا ہے

ڈوب جاتا ہے جب گھڑی سُورج
اوس سے گھا[illegible] ہے جب تر
تو دکھاتا ہے روشنی اپنی
چھوٹے تارے [illegible] ساتھ [illegible] بھر
[illegible]

جو مسافر چلے اندھیرے میں
تجھ سے وہ فائدہ اُٹھاتا ہے
اس طرح سے اگر نہ تو چمکے
راہ اس کو نظر کب آتا ہے

Taj Tahir Foundation

رہتا ہے نیلے آسماں پر تو
میری کھڑکی میں جھانکتا اکثر
آنکھ رکھتا ہے تُو کھُلی جب تک
آئے سُورج نہ آسماں پہ نظر

پیاری چڑیا

باغیچے کے سرے پر پیڑ اک ہرا کھڑا تھا
اُوپر کی ٹہنیوں میں اک گھونسلا بنا تھا
اک ننھی سُرخ چڑیا بیٹھی تھی آشیاں میں
آرام کر رہی تھی اس چھوٹے سے مکاں میں
پھُولی ہوئی خوشی سے تھی پیاری پیاڑی چڑیا

بلّی ادھر جو آئی اس گھونسلے کو دیکھا
اور چھوٹی لال چڑیا کو دل میں اس نے تاکا
سوچی کہ پہنچوں کیونکر موقع کہاں ہے ایسا
بازو میں پر نہیں ہیں اور پیڑ بھی ہے اُونچا
بیٹھی ہے جس جگہ پر یہ پیاری پیاری چڑیا

بولی کہ چھ[illegible] نیچے اُڑ کے آؤ
اس گھونسلے سے نکلو اور پاس میرے بیٹھو
یہ اچھّی [illegible] دیکھوں تمہاری میں بھی
بٹھلا کے پاس تم کو ہو جاؤں واری میں بھی
ایس[illegible]ی ہے جس جگہ پر یہ پیاری پیاری چڑیا

بولی یہ ننھّی چڑیا۔ اے بلّی تم بڑی ہو
ہر گز نہ آؤں گی میں۔ ناحق کو تم کھڑی ہو

Taj Tahir Foundation

میں آشیاں میں اپنے آزادیوں سے خوش ہوں | بے فکریاں ہیں حاصل اِن شادیوں سے خوش ہوں

اور "پھُرّ" سے اُڑ گئی پھر وہ پیاری پیاری چڑیا

کام اور وقت

سُنو پیارے بچو! میں کچھ سُنائیں | بڑے کام کی بات تم کو بتائیں
کسی دم نہ جو کام سے جی چُرائیں | اُنہیں بچّوں کو پیار کرتی ہیں مائیں

ہمیشہ وہ دُنیا میں پھولے پھلے ہیں
وہی اپنے ماں باپ کے لاڈلے ہیں

نہ تم بھی کسی کام سے جی چُرانا | نہ بے فائدہ وقت کوئی گنوانا
بُرے کام میں دل نہ ہرگز لگانا | کہ اچھّا کہے تم کو سارا زمانہ

بزرگوں کے اور دوستوں کے ہو پیارے
بنو ساری دُنیا کی آنکھوں کے

سنو وقت ہے سب سے بہتر جہاں میں | اسی کا ہے جلوہ زمیں آسماں میں
یہی سنکھ میں ہے یہی ہے اذاں میں | اسی کا ہے غُل ہر جگہ ہر کیفیت

مگر قدر اس کی وہی جانتے ہیں
کہ جو وقت کو زندگی جانتے ہیں

یہ اک آن میں ہے بدل جانے والا
یہ سائے کی صورت ہے ڈھل جانے والا
یہ جُل دینے والا۔ یہ چھل جانے والا
یہ آج آگیا۔ تو ہے کل جانے والا

یہ جا کر کبھی مُنہ دکھاتا نہیں ہے
"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے"

خبردار! اس کو نہ سُستی میں کھونا
مشقّت کے بیج [illegible] کی کھیتی میں بونا
اُٹھو۔ نہ کرو اپنا تکیہ بچھونا
کہ کچھ فائدہ تم کو دے گا نہ سونا

پشیمان ہوں گے جو ہیں سونے والے
جو ہیں سونے والے وہ ہیں کھونے والے

بُری صحبت

سُنو اے پیارے بچّو اک کساں کی
سُناتے ہیں تمہیں اچھّی کہانی
بڑی محنت [illegible] کام کرتا
ہمیشہ جس سے تھا خوش حال رہتا
کہا کرتے [illegible] لوگ کالو
بڑا ہشیار تھا وہ اور خوش خو
وہ [illegible] میں اک روز آیا
بہت محنت سے اس میں ہل چلایا
[illegible] کھیتوں میں بویا
کیا ارمان دل کا خوب پورا
اگلے دن وہاں جب پھر وہ آیا
وہاں جھلّڑ بڑا کوؤں کا پایا
جو دانے کھیت کے سب چگ رہے تھے
بہت نقصان کرتے تھے وہ کوّے

وہ ہنتیرا اُتھا کوؤں کو اُڑاتا
بہت کوؤں سے جب وہ تنگ آیا
اسی دم دَوڑ آیا اپنے وہ گھر
اسی کالُو کے ہاں تھا ایک طوطا
وہ بچّوں سے ہمیشہ کھیلتا تھا
بہت میٹھی رسیلی باتیں کرتا
جہاں وہ چاہتا جاتا خوشی سے
اچانک کالُو جب بندوق لایا
وہ کوّوں میں ملا دانہ تھا چگتا
جو کالُو نے یہ سارا حال دیکھا
مگر طوطا نظر اس کو نہ آیا
جہاں پر کائیں کائیں ہو رہی تھی
میاں کالو وہاں جب جل کے پہنچے
وہیں طوطا بھی ٹیں ٹیں کر رہا تھا
جب اس کا حال کالُو نے یہ دیکھا
کہا کالُو نے ہائے صحبت بد
تو کیوں اِن موذیوں میں آملا تھا
یہ کہہ کر اس نے طوطے کو اُٹھایا

مگر کوئی نہ اُڑ کر واں سے جاتا
کہا دل میں کہ لوں گا تم سے بدلہ
چلا پھر کھیت کو بندوق لے کر
کہ جس کو اس نے تھا محنت سے پالا
نہ تھا دم بھر جُدا ہونا گوارا
ہر اک تھا اس سے خوش ہر وقت رہتا
کبھی جب چاہتا۔ آتا خوشی سے
یہ پہلے ہی وہاں پہنچا ہوا تھا
اور اُن کے ساتھ تھا نقصان کرتا
ہُوا غصّے سے فوراً لال پیلا
چلایا دور ہی سے اس نے چھرّا
وہاں ٹیں ٹیں کی بھی آواز آئی
تو کیا دیکھا [illegible] ہیں کوّے
پڑا زخمی ہوا [illegible] تھا
بہت افسوس اپنے [illegible] ساتھ [illegible]
بُرا ہو تیرا وائے [illegible] کمبخت
ارے کم بخت کیا تجھ کو ہوا تھا
پروں کو جھاڑ کر گھر اس کو لایا

Taj Tahir Foundation

جو یہ حال اُس کا گھر والوں نے دیکھا
ہر اک نے آ کے کاٹو سے یہ پُوچھا
میاں مِٹھو کو کس ظالم نے مارا
ہوا زخمی ہے بے چارہ جو ایسا
کہا طوطے نے ہائے صحبت بد
بُرا ہو تیرا وائے صحبت بد
کہا کاٹو نے طوطا ہے یہ سچّا
جنھیں میں جا کے کوّوں کے ملا تھا
کیا ہے کھیت مل کر ستیاناس
نہ رکھا دوستی [illegible] نے کچھ پاس
دل وجاں سے سُنو میری نصیحت
بُری صحبت میں پڑتی ہے مصیبت
اگر ہو چاہتے ذلت سے بچنا
ہمیشہ تم بُری صحبت سے بچنا
نہیں تو حال جو طوطے کا دیکھا
یقیں جانو وہی ہوگا تمہارا

خُدا کی قدرت

کہو بارش کا حال کیا ہے وہاں
ہے بہت اس کا زور شور یہاں
یاں تو ہر دم [illegible] رہتا ہے
دھوپ کو دل ترستا رہتا ہے
مینہ کے [illegible]ر شور ایسے ہیں
کہ دھڑا دھڑ مکان گرتے ہیں
ای[illegible]تھی نہ [illegible] بیاں کروں تم سے
اِک مکاں ہے ہمارے پچھواڑے
ایس[illegible]کی گر گئی دیوار
کیونکہ کم زور و خام تھی دیوار
[illegible]ی جو کُتیا مکان والے کی
دب گئی اس میں وہ بھی بے چاری
رنج تو مالکِ مکاں کو ہوا
مگر اس وقت کوئی کرتا کیا

اگلے دن دوپہر کو ایک بجے
اینٹ مٹّی لگے جو سرکانے

آئی آواز ان کو کُتیا کی
جب نکالا صحیح و سالم تھی

بارہ گھنٹے پڑی رہی وہ دبی
چوٹ تک بھی مگر نہیں آئی

کھیل ہیں یہ خدا کی قُدرت کے
وہ بچائے تو کون مار سکے

وہ یہاں اُن کے ساتھ آئی تھی
بھلی چنگی تھی اچھّی خاصی تھی

رات کے چمکتے تارے

اے رات کے جگمگاتے تارو!
چمکو اے آسماں کے پیارو

کیسے اچھّے ہو پیارے ہو تم!
جگنو کی طرح چمکنے والو

راتوں کو چمک دمک سے اپنی
اے بھٹکے کو راہ دکھانے والے

ہیرے کی طرح چمکتے ہو تم
کُندن کی طرح دمکنے والو

ظاہر ہے خُدا کی تم سے قُدرت
روشن [illegible] خدا نے تم کو

روتا بچّہ بھی ہوتا ہے چُپ
جب پاتا ہے [illegible] تم کو

بوڑھے بھی ہیں تم سے پیار کرتے
ننھّے مُنّے [illegible] چمکو ساتھ [illegible]و

اللہ کرے کہ سارے بچّے
ہو جائیں تمہاری طرح تا[illegible]

ہو علم سے ان کی عقل روشن
پھر نور وہ بخشیں اپنا سب کو

Taj Tahir Foundation

جس طرح ہو تم سبھی کو پیارے
وہ بھی ہوں عزیز اس جہاں کو

لو صبح بھی اب تو ہو چلی ہے
چھُپ جاؤ گے تم بھی اب ستارو!
پھر رات میں اک جھلک دکھانا
اور صُبح کے ہوتے چھُپنے والو
ہوتی ہے ذکیہ تم سے رخصت
انشاء اللہ ملیں گے شب کو

بلّی اور پرندہ

سُنا ہے کسی گھر میں تھی ایک بلّی
وہ چوہوں کو کھا کھا کے تنگ آگئی تھی
اسے صُبح شام ایک کھانا نہ بھاتا
بھلا صبر اک چیز پر کیونکر آتا
بس اک روز بلّی نے یہ دل میں ٹھانا
کہ ڈھونڈوں گی اب میں نیا کوئی کھانا
چڑھی ایک کوٹھے پہ یہ سوچ کر وہ
لگی جھانکنے پھر اِدھر اور اُدھر وہ

نظر اک [illegible] جب اُٹھائی تو دیکھا
کہ ہے ایک لڑکے کا چھوٹا سا کمرہ
[illegible] میں ننھّا سا پنجرہ ٹنگا ہے
اور اس میں پرندہ کوئی خوش نما ہے
ایسا [illegible] دہ پنجرہ میں جب چہچہایا
وہیں مُنہ میں بلّی کے پانی بھر آیا
اُٹھی اور دبے پاؤں کمرے کو چل دی تھی
قدم کو اُٹھاتی چلی جلدی جلدی

جو دیکھا کہ کمرے میں لڑکا نہیں ہے
اور اس کے پرندے کا پنجرہ وہیں ہے
غضب ناک ہو کر وہ پنجرے پہ جھپٹی
وہ گویا کہ بپھری ہوئی شیرنی تھی
پڑا ہاتھ بلّی کا پنجرے کے در پر
زمیں پر گری اس کی زنجیر کھُل کر
نہ پھولی سمائی جو بلّی نے دیکھا
کہ اب تو ہے قبضے میں میرے پرندا
ابھی باہر اس کو پکڑ لاؤں گی میں
ابھی پھاڑ کر اس کو کھا جاؤں گی میں

پرندے نے دیکھا کہ آئی ہے آفت
نہیں آج کچھ جان بچنے کی صورت
اچانک جو در کو کھُلا اُس نے دیکھا
وہ پھُر سے اُڑا اور پنجرے سے نکلا
وہ جنگل کی جانب اُڑا گیت گاتا
چہکتا گیا اور تانیں اُڑاتا

وہ بلّی ہوئی غرق شرمندگی میں
یہ پہلی شکست اس کی تھی زندگی میں
یہ دھوکا جو کھایا پریشان تھی وہ
پرندے کے اُڑنے سے حیران تھی وہ
وہ کہتی تھی اک بے حقیقت پرندہ
مجھے حیف! اس طرح دے جائے دھوکا

نتیجہ یہ ہے اس کا اے پھول بچّو
پرندے کی عقل اور دانائی [illegible]
کہ کام آتی ہے وقت پر عقل مندی
نہ دو ہاتھ سے اچھے موقع کو تم بھی

Taj Tahir Foundation

ماں کی ممتا

چند بچے تھے ایک بلی کے
ساتھ ماں کے وہ رہتے سہتے تھے

لے کے بچوں کو ایک دن بلی
کھیلنے کو جو دھوپ میں نکلی

سارے بچے کلیلیں کرنے لگے
ساتھ اپنی پیاری اماں کے

آسماں پر تھی ایک چیل اُڑتی
خواہش اُس وقت اُسے شکار کی تھی

ایک بچے پہ زور سے لپکی
اور پنجوں میں لے کے اُڑ ہی چلی

جب یہ بلی نے واقعہ دیکھا
اس کی آنکھوں میں خوں اُتر آیا

جھٹ جھپٹ کر وہ چیل پر آئی
دیکھ اُسے چیل سخت گھبرائی

اس نے سوچا کہ چھوڑ کر بچہ
اپنے دشمن پہ اِک کروں حملہ

چھوڑ بچے کو سامنے آئی
اور بلی پہ وار کرنے لگی

وار بلی نے بھی کئے کاری
پلہ لیکن تھا چیل کا بھاری

چونچ ناخن تھے تیز بازو سخت
آنکھ بلی کی پھوڑ دی یک لخت

تھی نہ بلی کو درد کی پروا
اور کرتی تھی حملے پر حملہ

ایسا بلی نے پنجہ اِک مارا
چیل کا ایک بازو توڑ دیا

زخم سے ہو گئی جو بے بس چیل
حملہ کرنے میں اس نے کچھ کی ڈھیل

بلی یہ دیکھ کر اُٹھی فوراً
چیل کی توڑ دی وہیں گردن

Taj Tamir Foundation

آنکھ بلّی کی گو وہ پھوڑ گئی
آپ بھی تو جہاں کو چھوڑ گئی

کر کے ایسی بہادری بلّی
پاس بچّوں کے بھاگتی آئی
ہو رہا تھا لہُو میں تر بچّہ
بلّی نے اس کا زخم صاف کیا
باقی بچّوں کے گرد پھرتی تھی
اور خُر خُر خوشی میں کرتی تھی

اس کہانی کو پڑھ کے اے بچّو
اس کے مطلب کو غور سے سمجھو
کس نے بلّی کو یوں لڑایا تھا
کس نے آفت میں یوں پھنسایا تھا
کی نہ بلّی نے جان کی پروا
اپنے دشمن کو کر کے چھوڑا تباہ
تھی فقط ماں کی مامتا بچّو
جس نے اس کو لڑا دیا بچّو
تم پہ مائیں تمہاری مرتی ہیں
جان قربان تم پہ کرتی ہیں
ان کی ہر وقت تم کرو خدمت
اُن کے قدموں کے نیچے ہے جنّت

ریل کے فائدے

کروں فائدے ریل کے کیا بیاں
کہ ہے جانتا ان کو سارا جہاں
سواری تھی پہلے کہاں ریل سی
نہ دیکھی تھی آنکھوں نہ کانوں سُنی
عزیزوں سے ملنے جو جاتے تھے لوگ
تو بیلوں کے ہچکولے کھاتے تھے لوگ

مگر فیض اب ریل کا عام ہے
نہایت ہی سُکھ اور آرام ہے

ہمیں ریل سے ہیں بہت فائدے
دنوں میں مہینوں کا رستہ کٹے

مسافر سفر کرتے ہیں بے خطر
نہ چوروں کا خوف اور ڈاکو کا ڈر

ہیں اسٹیشنوں پر دُکانیں لگی
قرینے سے اُن میں ہیں چیزیں چنی

مسافر نہ روٹی اگر ساتھ لے
سٹیشن پہ پکّی پکائی ملے

گھڑی بھر میں پہنچیں کہیں سے کہیں
سواری ہے کم خرچ بالا نشیں

نہیں اب رہا قحط کا کچھ بھی ڈر
کہ جاتا رہا ریل سے یہ خطر

جو پڑ جاتا ہے ایک صوبے میں کال
تو پردیس سے ریل لاتی ہے مال

بہت ڈاک کو اس سے رونق ہوئی
کہ ہر روز ہیں چٹھیاں آ رہی

اگر ڈاک میں آج خط ڈال دیں
پہنچ جائے کل دُور تک ریل میں

سٹیشن پہ لوگوں کا ہو جب ہجوم
تو اس وقت ہوتی ہے میلے کی دھوم

جو چلنے کو ہوتی ہے گاڑی قریب
تو ہوتا ہے اس دم نظارہ عجیب

سٹیشن پہ ہے ایک میلہ لگا
تماشا عجب ہے نظر آ رہا

کوئی ریل میں ہو رہا ہے سوار
تو گھر جانے کو ہے کوئی بے قرار

کوئی ریل سے رہ گیا بدنصیب
نصیبوں کو ہے رو رہا وہ غریب

عزیزوں سے ہے اک بچھڑنے لگا
گلے ان کے لگ کر وہ ہے رو رہا

اسی وقت سیٹی بجی ریل کی
سٹیشن سے گاڑی روانہ ہوئی

سب انگریزوں کی قوم پر ہیں فدا
جنہوں نے یہ جادو ہے جاری کیا

Taj Tahir Foundation

کرو دا اس شکریہ تم بھی ادا
کہ ہے فیض سارا یہ سرکار کا

اچھی لڑکیاں

لڑکیاں جتنی ہیں شفیقہ سی
اُن کی ہیں ساری عادتیں اچھی

نور کے تڑکے اٹھتی ہیں سو کر
بیٹھ جاتی ہیں ہاتھ مُنہ دھو کر

کرکے وہ صُبح کی نماز ادا
مانگتی ہیں یہ گڑگڑا کے دُعا

میرے اللہ دے مجھے ایمان
رہے ہر دم مجھے ترا ہی دھیان

میرے ماں باپ کو سلامت رکھ
فکر میں ان کو مُبتلا مت رکھ

خوش و خورم رہیں چچا ماموں
اُن کی ہر وقت میں دُعاگو ہوں

میرے بھائی بہن رہیں خوش حال
عِلم کے نور سے ہوں مالامال

اَور ہیں جتنے اقربا میرے
شاد رکھ ان کو اے خدا میرے

سب عزیزوں میں اتّفاق رہے
ان سے روٹھا ہُوا نفاق رہے

ہیں جو میرے غریب ہمسائے
رنج ان کو نہ چھیڑنے پائے

درد میں کوئی مبتلا نہ رہے
رنج کے بوجھ سے دبا نہ رہے

ہیں جو بیمار ان کو صحت دے
اور غریبوں کو مال دولت دے

ہیں جو میری ضعیف مغلانی
ہو نہ ان کو کوئی پریشانی

Taj Tahir Foundation

جگنی

نیند سے چونکو پیارے بچّو | سمجھو میرے اشارے بچّو
ماں کے راج دُلارے بچّو | باپ کی آنکھ کے تارے بچّو

چونکو چونکو ہوش میں آؤ
صبح ہوئی ہے پڑھنے جاؤ

بیٹھا ہے اُستاد تمہارا | جس نے تم کو کبھی نہ مارا
وقت بھی ہے کیا پیارا پیارا | چمک رہا ہے صبح کا تارا

شام سے سوئے رات گزاری
چونکو چونکو تم پر واری

دل میں ارادہ ٹھان کے اُٹھّو | دامن کو گردان کے اُٹھّو
ماں کی صدا پہچان کے اُٹھّو | میری منّت مان کے اُٹھّو

جاگو جاگو آنکھیں مل کر
اُٹھّو کھڑے ہو خوب سنبھل کر

کب تک اب انگڑائیاں لوگے | وقت کہاں تک ہاتھ سے کھوگے
کچھ تو کہو کس وقت اُٹھوگے | گھُر کی شاید آج سُنوگے

دُھوپ ہے نیچے آنے والی
یہ بھی گھڑی ہے جلنے والی

Taj Tahir Foundation

نیچے اُترو بوٹ پنھادوں
اُلجھے پلجھے بال بنادوں
کرتے کے بوتام لگادوں
جلدی سے مکھڑا بھی دُھلادوں
ٹوپی پہنو پڑھنے جاؤ
خوش خوش واں سے گھر میں آؤ

مری پیاری امبیا

مری ننھّی مُنّی دلاری ہے امبیا
مجھے جان و دل سے پیاری ہے امبیا
بنی لال دُلہن ہے کیا بانکی ترچھی
ہری سبز ہے۔ نوک والی ہے امبیا
ہے خوش بو وہی اور رنگت وہی ہے
بسنتی ہے یا زعفرانی ہے امبیا
بھری شہد میں۔ ڈوبی ہے کیوڑے میں
مزے میں ہے شیریں رسیلی ہے امبیا
کوئی رس بھری ہے۔ تو کوئی ہے مکھن
تو کوئی اننّاس والی ہے امبیا
ہے فجری اگر ایک تو اک ہے لنگڑا
غرض ایک سے ایک اچھی ہے امبیا
سفیدہ بھی ہے ایک سے ایک بڑھ کر
عجب خوش مزا بارہ ماسی ہے امبیا
مجھے بمبئی کی نہیں ایسی پروا
جو ملتی ہے ہردم وہ دیسی ہے امبیا
ہے برسات کی رُت سدھاری ہیں مائیں
اسی واسطے میں نے لکھی ہے امبیا
چھپے پھول میں سب پڑھیں بہن بھائی
تو سمجھو کہ پھل مجھ کو لائی ہے امبیا

Taj Tahir Foundation

بچّوں کے لئے کتابیں

امتیاز بچپیسی - پچیس کہانیاں - بچّوں کے لئے - تصویر دار - قیمت ۳ر۹ پائی

تاج گیت - ننھّے بچوں کے لئے بہت آسان شعر ہیں - قیمت ار۷ پائی

تاج پھُول - چھوٹے بچوں کے لئے نصیحت کے آسان سبق - قیمت ۲ر۵ پائی

دلچسپ کہانیاں - ننھّے بچّوں کے پڑھنے کے لئے آسان زبان میں قیمت ۴ر۱۱ پائی

علی بابا اور چالیس چور - چالیس چوروں اور جادو کے غار کا قصہ قیمت ۲ر

صبح ملال و شام غم - ایک یتیم بچّے کی دردناک سرگزشت - قیمت ۶ر۲ پائی

موت کا راگ - خونی جزیرے کی گانے والی پریوں کا قصہ - قیمت ۱ر

سمندری شہزادی - جس نے وفادار بننے میں سخت مصیبتیں جھیلیں - ۲ر۲ پائی

بچّوں کی بہادری - دو بلند ہمّت بچّوں کے دلچسپ قصّے - قیمت ۲ر۱۱ پائی

سلیم کی کہانی - ایک غریب مگر باہمت لڑکے کا قصہ - قیمت ۳ر

نیک انجام - جسے اللہ رکھے - اُسے کون چکھے - ایک نہایت دلچسپ قصّہ ۲ر۸ پائی

چڑیا خانہ حصّہ اوّل - جس میں پرندوں کی نہایت دلچسپ کہانیاں درج ہیں ۶ر۳ پائی

چڑیا خانہ حصّہ دوم - جس میں جانوروں کی نہایت دلچسپ کہانیاں درج ہیں ۸ر۱۱ پائی

دل پسند کہانیاں - دہلی کے شرفا کے گھروں میں مائیں جو بچوں کو سُناتی ہیں - ۹ر

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت پنجاب لاہور

مسلم پرنٹنگ پریس ریلوے روڈ لاہور باہتمام بابو کرامت علی پرنٹر چھپا - اور سید حمید علی پبلشر نے دار الاشاعت پنجاب ریلوے روڈ لاہور سے شائع کیا -